موت العالم موت العالم موت العالم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۱۶ تا ۲۳/ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷/ اپریل ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۱۳

شہدائے ختم نبوت کا کارواں رواں دواں!

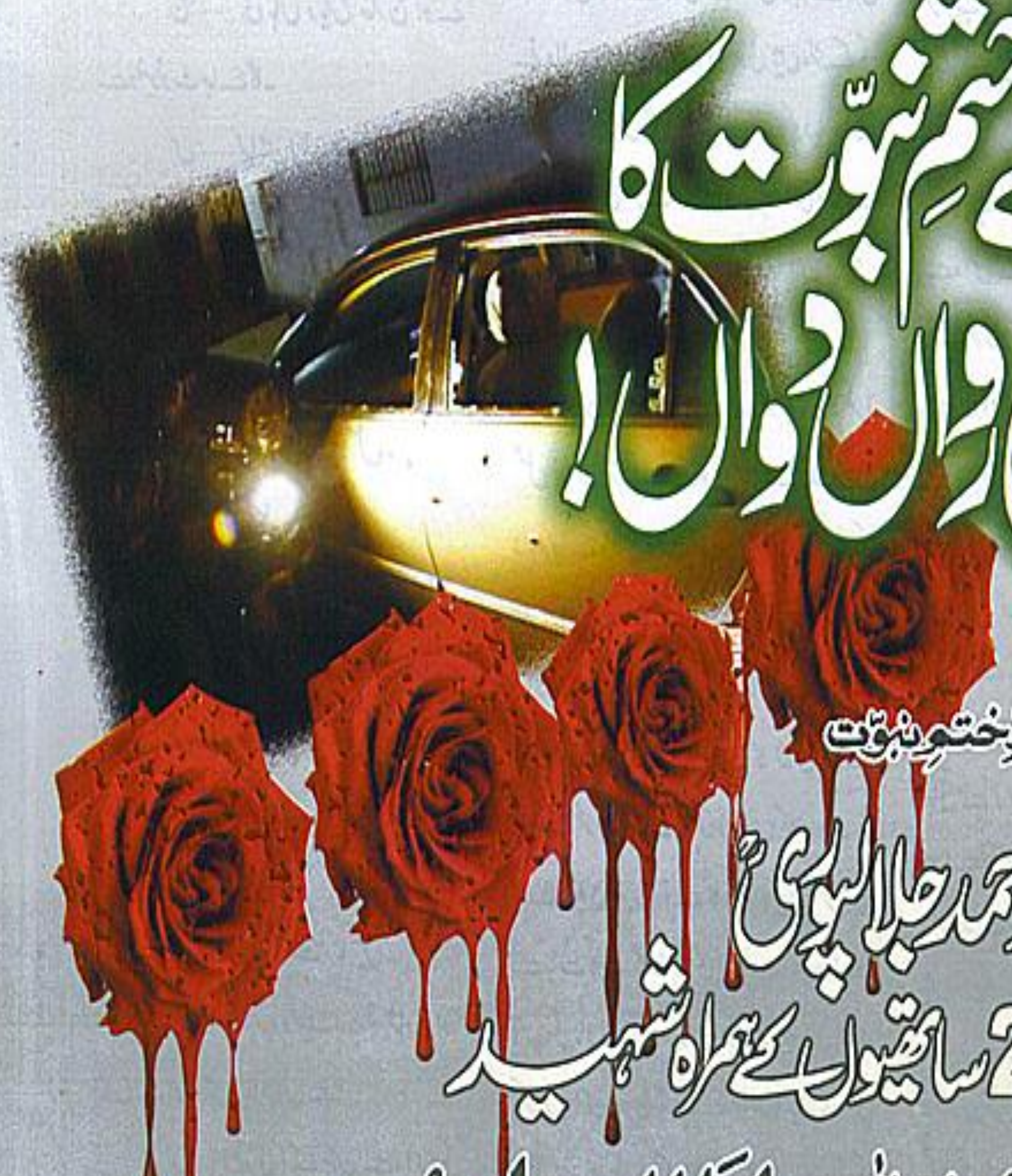

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری

صاحبزادے اور 2 ساتھیوں کے ہمراہ شہید

انا للہ وانا الیہ راجعون

ریاح خارج ہونے پر وضو

سیّد شاہ عالم زمرد، راولپنڈی

س:...... کیا پیٹ کی خرابی اور گیس سے وضو میں خلل پیدا ہوسکتا ہے؟

ج:...... جی ہاں ریاح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

س:...... کیا میں اپنی والدہ مرحومہ کا حج یا عمرہ کسی غریب مستحق کو کراسکتا ہوں؟ جواب تفصیل سے دیجئے گا۔

ج:...... جی ہاں کروا سکتے ہیں۔

قابل اصلاح طرزِ عمل

شاہد سہل، پشاور

س:...... میری ایک کزن ہے، جس کے دل میں سوراخ تھا، جس کا آپریشن ہوا ہے اب وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں، لیکن کبھی کبھی بوجھ اٹھاتی ہے تو تکلیف ہوتی ہے، اور کیا اس کے لئے شادی جائز ہے یا ناجائز؟ تفصیل کے ساتھ شریعت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

ج:...... اگر وہ ٹھیک ہے تو شادی اور نکاح کے جواز میں کیا اشکال ہے؟

س:...... میری ایک بہن ہے، اس کی مرضی کی منگنی ہوئی ہے، لیکن وہ اپنے منگیتر سے موبائل پر چھپ کر باتیں کرتی ہے، میں نے کئی مرتبہ اس کو سمجھایا لیکن وہ باز نہیں آتی، میرے والد اور بھائی نے کہا ہے کہ اس کی شادی کے بعد اس سے ناطہ توڑ لیں گے۔ کیونکہ بہن نے گھر والوں کو خاندان کی نظر میں گرایا ہے اور میری والدہ اس کو راستے بتاتی ہے، اسی وجہ سے میں نے والدہ سے باتیں بند کی ہوئی ہیں، لڑکے کی تصویر اور موبائل بھی میں نے والدہ کو دیا تھا پھر بھی وہ اس کی طرف لے رہی ہے، اسی وجہ سے میں والدہ سے بات نہیں کرتا، کیا اس پر میں گناہگار ہوں یا نہیں؟

ج:...... آپ کی والدہ اور بہن کا طرز عمل خلاف شریعت ہے، کیونکہ جب تک نکاح نہ ہوجائے، اس وقت تک منگنی شدہ لڑکا، لڑکی ایک دوسرے کے لئے اجنبی اور غیر محرم ہیں اور غیر محرم سے باتیں کرنا بھی ناجائز ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً اس لڑکی کا نکاح کرکے رخصت کردیا جائے تاکہ وہ اس گناہ سے بچ جائے۔ اسی طرح آپ کا والدہ سے اس وجہ سے بات چیت چھوڑنا بھی غلط ہے، بہر حال وہ آپ کی ماں ہے، آپ ان سے بول چال بند نہ کریں، اس طرح آپ کے والد کا یہ فرمانا بھی خلاف شریعت ہے کہ نکاح کے بعد، اس لڑکی سے ناطہ توڑ دیں گے، کیونکہ نکاح کے بعد اس کو اس جرم کی سزا دینا غلط ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

اُلٹی طرف سے حفظ کرانا

گلفام خان، کراچی

س:...... ہمارے بچے مدرسہ میں الٹی ترتیب پر حفظ کرتے ہیں، کیا الٹی ترتیب سے حفظ یاد کرنا خلاف سنت ہے؟

ج:...... چونکہ مقصود قرآن کریم کا حفظ کرنا ہے اور معصوم بچوں کے لئے حفظ کو آسان بنانا ہے، اس لئے یہ ترتیب اپنائی جاتی ہے، اس لئے کہ آخری سورتیں چھوٹی ہیں تو ان کا حفظ کرنا بھی آسان ہوتا ہے، لہٰذا حفظ کے لئے یہ انداز جائز ہے ورنہ حفظ مکمل ہوجانے کے بعد تو قرآن کی موجودہ ترتیب سے یاد کرایا اور پڑھایا جاتا ہے۔

س:...... کیا قرآن کی ترتیب قابل تبدیل ہے؟

ج:...... اس کی ایک وجہ یہ بھی بتلائی جاتی ہے کہ ابتداً میں بچوں کا ذہن صاف اور خالی ہوتا ہے تو متشابہات اور مشکلات کو آسانی سے ضبط کرلیتا ہے، اس لئے اس حصہ کو جہاں متشابہات ہیں، ان کو پہلے یاد کرایا جاتا ہے۔

س:...... عمّ کا پارہ الٹا چھاپ کر فروخت کرنے سے کیا آمدنی اس کی حرام ہے؟ کیا یہ تحریف ہے؟

ج:...... طباعت میں عمّ پارہ کو الٹا نہیں چھاپنا چاہئے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ — ۱۶تا۲۲/ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷/اپریل ۲۰۱۰ء — شمارہ:۱۳

اس شمارے میں!

شہدائے ختم نبوت کا کارواں رواں دواں!	۵	اداریہ
ناموس رسالت کا پاسبان	۸	مولانا مفتی خالد محمود
اتحاد بین المسلمین کے عظیم داعی وعلمبردار!	۱۳	ڈاکٹر سعید احمد صدیقی
مفتی سعید احمد جلال پوریؒ..اسلام کے عظیم داعی	۱۵	مفتی محمد بن جمیل
شہید ختم نبوت کی تصنیفی خدمات	۱۷	عبداللطیف طاہر
اسلام اور قادیانیت (۳)	۱۹	مولانا غلام رسول دین پوری
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ
ختم نبوت کانفرنس سکھر کا خطبہ استقبالیہ	۲۶	مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

اہلِ کبائر کے لئے شفاعت

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری شفاعت میری اُمت کے اہلِ کبائر کے لئے ہوگی۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۶۶)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میری شفاعت میری اُمت کے اہلِ کبائر کے لئے ہوگی۔ محمد بن علی (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ: (اس حدیث کو بیان کرکے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ: اے محمد! جو شخص اہلِ کبائر میں سے نہ ہو، اس کو شفاعت کی کیا ضرورت؟"

(ترمذی ج:۲ ص:۶۶)

اہلِ حق اس کے قائل ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انبیاء، اولیاء اور ملائکہ کو گناہ گاروں کے حق میں شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائیں گے، چنانچہ بعض ایسے گناہ گاروں کے حق میں شفاعت ہوگی جو دوزخ کے مستحق تھے، شفاعت کے بعد ان کی مغفرت ہوجائے گی اور انہیں دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ اور بعض گناہ گاروں کے حق میں دوزخ سے نکالنے کی شفاعت ہوگی، اور انہیں دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ خوارج اور بعض معتزلہ اہلِ کبائر کے حق میں شفاعت کے منکر ہیں، مگر ان کا یہ قول غلط ہے، کیونکہ قرآنِ کریم میں اجمالاً اور اَحادیثِ متواتر المعنی میں صراحۃً وتفصیلاً اہلِ کبائر کے لئے شفاعت کا ہونا ثابت ہے، البتہ کافر ومشرک کے لئے شفاعت نہیں ہوگی۔ نیز اَحادیث میں معدودے گناہوں کا ذکر آتا ہے، جن کی وجہ سے آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوجاتا ہے (اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں!)۔ مُلّا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں یہ حدیث معدودے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے، اسی ضمن میں لکھتے ہیں:

"وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ (أیْ لِلْخَطِیْبِ) عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ): شَفَاعَتِیْ لِأُمَّتِیْ مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَیْتِیْ. وَرَوٰی أَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ): شَفَاعَتِیْ مُبَاحَةٌ إِلَّا لِمَنْ سَبَّ أَصْحَابِیْ. وَرَوَی ابْنُ مَنِیْعٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَبِضْعَةَ عَشَرَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَفْظُهٗ: شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَکُنْ مِنْ أَهْلِهَا."

(مرقاۃ ج:۵ ص:۲۷۸ مطبوعہ بمبئی)

ترجمہ: "اور خطیب کی ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ: میری شفاعت میری اُمت میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے اہلِ بیت سے محبت رکھیں۔ اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: میری شفاعت مباح ہے، مگر اس شخص کے لئے مباح نہیں جو میرے صحابہ کو بُرا کہتا ہو۔ اور ابن منیع نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور دس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ روایت نقل کی ہے کہ: میری شفاعت قیامت کے دن حق ہے، پس جو شخص اس پر ایمان نہ رکھے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

وہ شفاعت کا اہل نہیں ہوگا۔"

اور یہ جو فرمایا کہ: "میری شفاعت میری اُمت کے اہلِ کبائر کے لئے ہے" اس سے مراد یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ کبائر کے سوا کسی کی شفاعت نہیں فرمائیں گے، کیونکہ شفاعت کی متعدد اقسام اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ میری وہ شفاعت جس کے ذریعے ہلاک ہونے والوں کو نجات نصیب ہوگی یہ صرف اہلِ کبائر کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہی مراد ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے کہ: "جو شخص اہلِ کبائر میں سے نہ ہو، اس کو شفاعت کی کیا ضرورت؟" مطلب یہ کہ اس کو ایسی شفاعت کی ضرورت نہیں جو دوزخ سے نجات دلائے۔ فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"متقی پرہیزگار اور اہلِ استقامت کو وہ اعمال کافی ہوں گے جن کو وہ لے کر آئیں گے کیونکہ انہوں نے تقویٰ و پرہیزگاری کا جو سرمایہ حاصل کیا ہے وہ بھی حق تعالیٰ کی رحمتِ شاملہ کی بدولت ہی حاصل کیا، اس لئے ان کا یہ سرمایہ اور رحمتِ الٰہی ان کو کسی موقع پر بھی بے مدد نہیں چھوڑے گی۔ حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شفاعت کے کئی درجے ہیں، اور انبیاء و اولیاء، اہلِ دین، عابد و زاہد اور علماء بھی شفاعت میں سے اپنا حصہ لیں گے، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، دوسرے انبیاء و اولیاء کے مشابہ نہیں، کیونکہ ان کی شفاعت صدق و وفاء اور حظوظ کی بناپر ہوگی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت محض جود و کرم کی بناپر ہوگی۔"

(فیض القدیر ج:۴ ص:۱۶۲)

اداریہ

شہدائے ختم نبوت کا کارواں رواں دواں!

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ صاحبزادے اور دو ساتھیوں سمیت شہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۱۱/مارچ ۲۰۱۰ء مطابق ۲۵/ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ رات تقریباً دس بجے جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی ابوالحسن اصفہانی لنک روڈ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، ان کے صاحبزادے حافظ محمد حذیفہ، خادم خاص مولانا فخر الزماں اور مرید باصفا حاجی عبدالرحمن کو نہایت بے دردی سے شہید اور ایک ساتھی مولانا محمد خطیب صاحب کو شدید زخمی کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمّی۔

اسی روز صبح کے وقت اہل سنت والجماعت پاکستان کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عبدالغفور ندیم پر ناظم آباد میں انو بھائی پارک کے قریب قاتلانہ حملہ کرکے ان کو شدید زخمی، ان کے ایک صاحبزادے کو شہید اور دو بیٹے اور دو محافظوں کو زخمی کردیا گیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مولانا کے گارڈ کی جوابی فائرنگ سے ایک حملہ آور بھی زخمی ہوا، جسے اس کے ساتھی اپنے ہمراہ لے گئے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جامع مسجد خاتم النبیین میں معمول کے بیان اور ذکر اللہ کی مبارک مجلس سے فراغت کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے۔ اس المناک واقعہ کی تفصیل کے لئے روزنامہ جنگ کراچی کی خبر ملاحظہ ہو:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ سے ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مفتی مولانا سعید احمد جلال پوری، ان کے صاحبزادے حافظ محمد حذیفہ جلال پوری اور ۲ ساتھی مولانا فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمن جاں بحق ہوگئے جبکہ مفتی سعید احمد کے ایک ساتھی محمد خطیب زخمی ہوئے۔ مفتی سعید احمد جلال پوری روزنامہ جنگ کے جمعہ کو شائع ہونے والے ایڈیشن ''اقرأ'' کے صفحے پر ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے عنوان سے دینی اور شرعی معاملات پر عوام کے سوالوں کے جواب دیا کرتے تھے۔ ایس پی گلشن اقبال ٹاؤن جاوید علی مہر کے مطابق مفتی سعید تھانہ نیپا چورنگی کی حدود اسکیم نمبر ۳۳ سیکٹر ۱۳۔اے گلزار ہجری کی جامع مسجد خاتم النبیین میں درس دینے کے بعد قریباً ۱۰ بجے رات اپنی گاڑی نمبر APS-312 میں گھر جانے کے لئے روانہ ہوئے تھے کہ پوسٹ آفس سوسائٹی کے قریب تھانہ سہراب گوٹھ والی سڑک پر نامعلوم حملہ آوروں نے ان کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں مذکورہ چاروں افراد جاں بحق اور ایک شخص زخمی ہوگیا۔ بعدازاں مرحومین کی میتیں اور زخمی کو گلشن اقبال بلاک ۴ میں واقع ایک نجی ہسپتال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹرز نے مرحومین کے جاں بحق ہونے کی تصدیق کردی، جبکہ زخمی کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل کردیا گیا۔ دریں اثناذرائع نے بتایا کہ جاں بحق ہونے والے حاجی عبدالرحمن سری لنکن نژاد ہیں جو مفتی سعید کے ساتھ ڈرائیور کے طور پر خدمات انجام دیتے تھے۔ واقعے کے بعد ابوالحسن اصفہانی روڈ اور اطراف کے علاقوں میں فضا سوگوار ہوگئی اور تمام دکانیں وغیرہ بند ہوگئیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مفتی سعید کے درجنوں عقیدت مند اور شاگرد ہسپتال پہنچ گئے، جہاں وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، بعدازاں رات گئے چاروں میتوں کو جامعہ بنوری، نیوٹاؤن منتقل کردیا گیا۔ واضح رہے کہ معروف عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزیؒ اور مولانا مفتی

محمد جمیل خان کے مقبرے جامع مسجد خاتم النبیین سے متصل ہیں۔ مزید برآن ذرائع کے مطابق بعض عینی شاہدین نے بتایا ہے کہ مفتی سعید کی کار پر ۳ حملہ آوروں نے فائرنگ کی جو ایک موٹر سائیکل پر سوار تھے، گولیوں سے پوری کار چھلنی ہوگئی، اس کے تمام شیشے ٹوٹ گئے جبکہ گاڑی کے اندر شہداء اور زخمی کا خون پھیل گیا۔“ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۲/ مارچ ۲۰۱۰ء)

اسی طرح اس واقعہ جانکاہ کے بارے میں روزنامہ امت کراچی کی خبر:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) گلزار ہجری کے قریب ابوالحسن اصفہانی لنک روڈ پر جمعرات کی شب موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں کی فائرنگ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور ممتاز عالم دین مولانا سعید احمد جلال پوری سمیت ۴ افراد شہید ہو گئے جبکہ جمعرات کی صبح موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے تقریباً اسی انداز میں تعاقب کر کے اہل سنت والجماعت کے راہنما مولانا عبدالغفور ندیم کو قاتلانہ حملے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں مولانا عبدالغفور ندیم کا ایک بیٹا شہید جبکہ وہ خود، ان کے دیگر دو بیٹے اور دو محافظ زخمی ہو گئے۔ دہشت گردی کی دو بڑی وارداتوں سے شہر بھر میں خوف و ہراس پھیل گیا اور مختلف علاقوں میں جمعرات کی شب شدید کشیدگی پائی جاتی تھی۔ ناگن چورنگی پر اہل سنت والجماعت کے مرکز مسجد صدیق اکبرؓ پر لوگوں کی بڑی تعداد جمع تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری گلزار ہجری میں واقع مسجد خاتم النبیین میں درس دینے کے بعد گھر جا رہے تھے۔ اسی مسجد میں مولانا یوسف لدھیانوی شہید اور مفتی نظام الدین شامزی شہید بھی درس دیا کرتے تھے۔ حملے میں شہید ہونے والوں میں ان کا صاحبزادہ، مولانا فخر الزمان، ایک عقیدت مند شامل ہیں جبکہ ایک عقیدت مند زخمی ہوا۔ دہشت گردی کی دونوں وارداتوں کے بعد حملہ آور فرار ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق جمعرات کی شب تقریباً ۱۰ بجے سچل تھانے کی حدود میں گلزار ہجری کے قریب ابوالحسن اصفہانی لنک روڈ پر ڈائنا مک جم کلب کے سامنے موٹر سائیکلوں پر سوار دہشت گردوں نے گولڈن رنگ کی ٹویوٹا کرولا کار نمبر APS-312 پر اندھا دھند فائرنگ کی اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں کار میں سوار مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر ۵۵ سالہ مفتی سعید احمد جلال پوری، ان کا بیٹا ۱۸ سالہ، مولانا فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمن موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ اور ایک عقیدت مند ۵۰ سالہ محمد خطیب زخمی ہوئے۔ شہداء کی لاشوں اور زخمی کو فوری طور پر پٹیل ہسپتال گلشن اقبال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے مفتی سعید احمد جلال پوری سمیت ۴ افراد کی شہادت کی تصدیق کر دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مفتی سعید احمد جلال پوری کے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد ہسپتال پہنچ گئی جبکہ ایس پی گلشن اقبال سمیت پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری بھی ہسپتال پہنچ گئی۔ شہداء کی میتیں ضابطے کی کارروائی کے بعد ورثا کے حوالے کر دی گئیں، جنہیں بنوری ٹاؤن منتقل کر دیا گیا ہے۔ مسجد خاتم النبیین سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مولانا سعید احمد جلال پوری حسب معمول جمعرات کو بعد نماز عصر مسجد خاتم النبیین آئے تھے اور مغرب و عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد انہوں نے درس دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا سعید احمد جلال پوری ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء مسجد خاتم النبیین میں درس دیا کرتے تھے۔ گزشتہ شب درس دینے کے بعد وہ اسلامیہ کالج کے قریب واقع اپنے گھر جانے کے لئے کار میں نکلے تھے، علاقے سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مفتی سعید احمد جلال پوری کی کار مسجد سے نکلنے سے قبل ابوالحسن اصفہانی روڈ لنک روڈ پر الفامشن اسکول کے قریب دو ہنڈا ۱۲۵ موٹر سائیکلوں پر مشکوک افراد کھڑے تھے۔ مفتی سعید احمد کی کار الفامشن اسکول کے سامنے سے گزرتے ہی موٹر سائیکل سوار مشکوک افراد نے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ ڈائنا مک جم کلب کے سامنے ان موٹر سائیکل سوار مسلح دہشت گردوں نے اسلحہ نکال کر مولانا سعید احمد جلال پوری کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کی اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ شہید مفتی سعید احمد جلال پوری کا تعلق پنجاب کے ضلع ملتان کے شہر جلال پور پیر والا سے تھا۔ مولانا سعید احمد شیخ الحدیث بھی تھے۔ شہید حاجی عبدالرحمن کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ مولانا سعید احمد کے عقیدت مند تھے اور رضا کارانہ طور پر ان کی گاڑی چلایا کرتے تھے۔ واردات کے وقت بھی

حاجی عبدالرحمن ہی گاڑی چلا رہے تھے۔ مسجد خاتم النبیین میں پہلے مولانا محمد یوسف لدھیانوی ہفتہ واردرس دیا کرتے تھے اور مولانا یوسف لدھیانوی کی شہادت کے بعد مفتی نظام الدین شامزی اس مسجد میں ہفتہ واردرس دیا کرتے تھے، ان کی شہادت کے بعد مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری نے ہفتہ واردرس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ واضح رہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے شہید مولانا یوسف لدھیانوی کو مسجد خاتم النبیین میں سپرد خاک کیا گیا تھا، مولانا سعید احمد جلال پوری، ان کے بیٹے، مولانا فخر الزمان اور عقیدت مند کی شہادت کے بعد گلزار ہجری اور ابوالحسن اصفہانی روڈ کے علاقے میں دکانیں بند ہو گئیں، جبکہ شہر بھر میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مولانا سعید احمد جلال پوری پر حملے سے قبل جمعرات کی صبح ۹ بجے ناظم آباد میں دہشت گردوں نے اہل سنت والجماعت (کالعدم سپاہ صحابہ) کے راہنما مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملہ کر کے ان کے ایک بیٹے کو شہید جبکہ انہیں ۲ بیٹوں اور ۲ محافظوں سمیت شدید زخمی کر دیا۔ مولانا عبدالغفور ندیم ناگن چورنگی پر مسجد صدیق اکبر سے ۹ بجے صبح اپنی کار نمبر K-1196 میں اپنے دو بیٹوں شعیب، راشد اور ایک محافظ واسع کے ہمراہ ایک پیشی کے سلسلے میں عدالت جانے کے لئے نکلے جبکہ ان کے ایک اور صاحبزادہ ندیم معاویہ اور محافظ ندیم ولد عبدالعزیز موٹر سائیکل پر ان کے ہمراہ تھے۔ اطلاعات کے مطابق مولانا عبدالغفور ندیم کی گاڑی میٹرک بورڈ آفس سے ناظم آباد کے پل پر چڑھی تو ۲ موٹر سائیکلوں پر سوار ۴ نامعلوم دہشت گردان کا تعاقب کرنے لگے، جب کار انو بھائی پارک کے قریب پہنچی تو دہشت گردوں نے کار پر اندھا دھند فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں مولانا عبدالغفور ندیم کا بیٹا ندیم معاویہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا، جبکہ مولانا عبدالغفور، ان کے دیگر دو بیٹے اور محافظ شدید زخمی ہو گئے، جنہیں عباسی شہید ہسپتال سے لیاقت نیشنل ہسپتال منتقل کر دیا گیا، حملے کی اطلاع ملنے پر اہل سنت والجماعت کے راہنما اور کارکنان بڑی تعداد میں ہسپتال پہنچ گئے جہاں مشتعل کارکنان نے حکومت کے خلاف شدید احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کیا جائے، ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ اطلاعات کے مطابق جس سگنل پر دہشت گردوں نے مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملہ کیا، اس کے سامنے ایمپیسیڈر ریسٹورنٹ کے قریب ناظم آباد تھانے کی ایک موبائل کھڑی تھی، پولیس کے مطابق جب واقعہ ہوا تو اہلکاروں نے ملزمان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ فرار ہو گئے۔ ''امت'' کی جانب سے جب ایس ایچ او منہاج الحسن سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ پولیس نے فوری طور پر مقدمہ درج نہیں کیا ہے، مولانا عبدالغفور ندیم کا بیان لینے کے بعد مقدمہ درج کیا جائے گا۔ واقعہ کے بعد شہر کے ناگن چورنگی، سرجانی، لائنز ایریا، شاہ فیصل کالونی، ملیر سمیت مختلف علاقوں میں کشیدگی پھیل گئی۔ بعض علاقوں میں مشتعل افراد نے مارکیٹیں اور دکانیں بند کرا دیں۔ ناگن چورنگی پر اہل سنت والجماعت کے مرکز جامع مسجد صدیق اکبرؓ کے باہر پولیس اور رینجرز نے حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے اور اضافی نفری تعینات کر دی گئی۔ ہزاروں کارکنان وہاں جمع ہو گئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے، رات کو مولانا سعید احمد جلال پوری اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے بعد شہر میں کشیدگی اور خوف و ہراس میں مزید اضافہ ہو گیا۔''

(روزنامہ امت کراچی ۱۲/ مارچ ۲۰۱۰ء)

مجمع کی کثرت کے پیش نظر سیکورٹی اور چیکنگ کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ چاروں شہدا کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں پڑھائی، جس میں ہزاروں افراد شریک تھے۔ مسجد اور مسجد کا صحن کھچا کھچ بھر جانے کی بنا پر مین سڑک پر دور دور تک صفیں بنائی گئیں۔ جنازہ کے بعد شہداء کی میتوں کو جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی لے جایا گیا اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔

رب کریم شہدائے ختم نبوت کی شہادت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور تمام پسماندگان، مریدین ومتوسلین، احباب ورفقاء اور کارکنان ختم نبوت کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت شہید کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ باتوفیق قارئین سے حضرتؒ اور آپ کے شہید رفقاء کے لئے ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ناموس رسالت کا پاسبان

حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوریؒ نے ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے جان قربان کردی

مولانا مفتی خالد محمود

عالم اسلام کی عظیم شخصیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور اس کی شوریٰ کے رکن، اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے سرپرست، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی مسند کے وارث اور ان کے علمی جانشین، سینکڑوں مدارس ومساجد کے سرپرست، ماہنامہ بینات اور ہفت روزہ ختم نبوت کے ایڈیٹر، جامعہ امینیہ کے شیخ الحدیث، مدرسہ امام ابو یوسف، مدرسہ قرآن کریم یوسفیہ، مدرسہ حفصہ للبنات کے مہتمم، روزنامہ جنگ کے اسلامی صفحہ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے فقہی کالم نگار، بے شمار مدارس کی شوریٰ کے رکن، شادمان کی جامع مسجد کے خطیب، بیسیوں کتابوں کے مصنف ومرتب حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری کو 11/مارچ 2010ء مطابق ۲۴/ربیع الاول ۱۴۳۱ھ کو رات دس بجے ان کے صاحبزادے اور دو رفقاء سمیت درندہ صفت ظالموں نے انتہائی بے دردی اور مظلومیت کے ساتھ شہید کردیا، انا للہ وانا الیہ راجعون

مفتی صاحبؒ تو ٹیلی شہادت سے ہم آغوش ہوکر مکین خلد آشیاں ہوگئے، مفتی صاحبؒ تو شہادت کو گلے لگا کر زندہ جاوید ہوگئے، لیکن وہ کتنے ہی لوگوں کا صبر وسکون لے گئے، مفتی صاحبؒ کی شہادت پر تو آسمان وزمین نے بھی نوحہ کیا ہوگا، ان کی شہادت نے ہر ایک کو اشکبار اور دل فگار کردیا۔ موت تو ہر ایک کو آنی ہے، موت کے قانون سے کوئی مستثنیٰ نہیں، اس دنیا میں جو آیا جانے کے لیے آیا ہے، یہاں آنا ہی جانے کی تمہید ہے، اس لیے ہر ایک کو جانا ہے، مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو زندگی گزاریں تو اس طرح کہ زندگی ان پر رشک کرے اور جب وہ اس جہاں سے جائیں تو موت ان پر ناز کرے، مفتی صاحبؒ نے زندگی بھی عزت والی گزاری اور موت بھی عزت والی اختیار کی۔

قضاوقدر سے کسی کو مفر نہیں، اس دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، مگر بعض جانے والوں کے جانے اور جدائی کا صدمہ ایسا ہوتا ہے کہ پسماندگان کی دنیا اندھیر ہوجاتی ہے، ان کے دل ودماغ کی صلاحیتیں ماؤف ہوجاتی ہیں اور صبر وسکون کے پیمانے اس طرح چھلکتے ہیں کہ اشک ہائے غم کا سیلاب پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ان پر اپنے ہی نہیں پرائے بھی روتے ہیں، انسان ہی نہیں، جن وملائک اور زمین وآسمان بھی ان کی جدائی پر اشک بہاتے ہیں۔ ان کی جدائی صبح قیامت کا پیغام لاتی ہے اور ان کی برکات کے اٹھ جانے کو انسانوں کے علاوہ وحوش وطیور اور حیوانات تک محسوس کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہمارے محبوب اور محبوب العلماء حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری رحمہ اللہ کی جدائی اور شہادت کے سانحہ پر بھی کچھ کیفیت ہے، کچھ نہیں آتا کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیسے کروں؟ اور اپنے دل ودماغ کی کیفیت کس طرح بیان کروں؟ ان کی کس کس ادائے دل نواز کا ذکر کروں اور کس کو چھوڑوں؟ بلاشبہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ امت کے لیے درس عبرت ہے، ان کا اخلاق وکردار، ان کا علم وعمل، حلم وتدبر، زہد وتقویٰ، خشیت وخدا خوفی، ان کا امت مسلمہ کے لیے کڑھنا، مسلمانان عالم کے درد میں پگھلنا، ان کا نالۂ نیم شبی، ان کی آہ سحرگاہی، اپنے رب کے سامنے رونے، گڑگڑانے کا انداز، ان کے حج وعمرے، ان کے طواف وسعی کا انداز، روضہ اطہر پر گھنٹوں رونا، کپکپانا، لرزنا، امت کے لیے دعائیں مانگنا، نئی نسل کی اصلاح کی خاطر اقرأ کی سرپرستی کرنا، دن رات اسی فکر میں بے چین رہنا، دنیا بھر کی مسلم تنظیموں کی مدد کرنا، ان کو مشوروں سے نوازنا، مسلمانوں خصوصاً ان کی نسل نو کے دین وایمان کے تحفظ کے لیے روز وشب کوشاں رہنا، مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنا، علمائے دیوبند کی ترجمانی کرنا، سلوک واحسان کی خانقاہیں قائم کرنا، غرض کس کس کو بیان کیا جائے اور کیسے بیان کیا جائے؟

صرف میں ہی نہیں بلکہ "اقرأ" اور اس کے در ودیوار سوگوار ہیں کہ ہماری رونقیں اور بہاریں لٹ گئیں۔ "اقرأ" کے ساٹھ ہزار سے زائد طلبہ پژمردہ ہیں کہ ہمیں دعائیں دینے والا نہیں رہا، اساتذہ،

مدرسین اور ناظمین پریشان ہیں کہ ہمارے مسائل سن کر کون راہنمائی کرے گا۔ مجروح دل اور بے سہارا افراد روتے ہیں کہ ہمیں تسلی کون دے گا؟ یتیموں اور بیواؤں کا نالۂ فغاں آسمان کو چھو رہا ہے کہ اب ہمارے گھر کے چراغ کیسے جلیں گے؟ علمائے حق پریشان ہیں کہ اب ہماری ترجمانی کون کرے گا؟ روزنامہ ''جنگ'' کا صفحہ ''اقرأ'' کا کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' اور ہفت روزہ ''ختم نبوت''، ماہنامہ بینات'' نوحہ خواں ہیں کہ ہماری نگرانی کون کرے گا؟ مسلمانان برطانیہ مضطرب ہیں کہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تیاری کے لیے جگہ جگہ جا کر وہاں کے مسلمانوں کو کون ناموس رسالت کے تحفظ کا سبق پڑھائے گا۔

ارباب مدارس غمگین ہیں کہ ان کی آواز کون بلند کرے گا؟ غرض عوام وخواص اور علماء وطلبہ سب ہی دل گرفتہ ہیں کہ ان کے دل کی آواز نوک قلم پر کون لائے گا؟ مدارس و مساجد کے خلاف اُٹھنے والے سیلاب کو کون موڑے گا؟ اسی طرح تمام دینی و جہادی تحریکیں دم بخود ہیں کہ ان کا قافلہ سالار کہاں چلا گیا؟ ان کی امداد وتعاون سے چلنے والے مدارس اور ان کے ارباب حل وعقد حیران وششدر ہیں کہ اب ان کے فنڈ کا کیا بنے گا؟ ختم نبوت حج گروپ کے کارپرداز افسردہ ہیں کہ ان کی سرپرستی کون کرے گا؟ ان کے مسائل و مشکلات کو کون حل کرے گا؟ خاندان اور برادران نیم جان ہیں کہ خاندانی مسائل کو کون سلجھائے گا؟ غرض اس وقت ہر ایک اپنی اپنی جگہ دل گرفتہ اور غم گیر ہے کہ ہمارے محبوب و قائد و ہر دل عزیز شیخ و سرپرست کو ہم سے کیوں چھین لیا گیا؟ ان کا قصور کیا تھا؟ وہ تو زندگی بھر محبتیں اور الفتیں بانٹتے رہے، انہوں نے کبھی کسی کو دکھ اور درد نہیں دیا، تو انہیں کس جرم کی پاداش میں شہید کیا گیا؟ وہ جو زندگی بھر دوسروں کو چین وسکون پہنچاتے رہے، انہیں چین وسکون سے کیوں نہیں رہنے دیا گیا؟ جب وہ امن کے داعی، فرقہ واریت سے دور، ناموس رسالت کے پاسبان اور دین حنیف کے علمبردار تھے، تو انہیں دہشت گردی کا نشانہ کیوں بنایا گیا؟ وہ ارباب اقتدار اور حکومت وانتظامیہ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا شرافت و دیانت، محبت و اُلفت اور چین وسکون کے داعیوں کا یہی صلہ ہے کہ انہیں راستے کا پتھر سمجھ کر ہٹا دیا جائے؟ کیا پاکستان میں شرافت و دیانت اور امن واطمینان کی دعوت دینا اور فرقہ واریت سے نفرت کرنا جرم ہے؟ کیا یہاں تشدد و دہشت گردی کی سرپرستی ہوتی ہے؟ کیا ہم بھی قتل و غارت گری کی راہ اپنائیں؟ اور لاقانونیت کی راہ چلیں؟ کیا ہمیں بھی اسی کی دعوت دی جارہی ہے؟ اگر نہیں! تو اس صورت حال کا سدباب کیوں نہیں کیا جاتا؟ اور ہمارے اکابر علمائے کرام کی جانوں کا تحفظ کیوں نہیں کیا جاتا؟ ہم کب تک اپنے اکابر اور اپنے بزرگوں کی لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟

الغرض صرف حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شہادت کا خون ہی نہیں بلکہ مولانا انیس الرحمن درخواستی، مولانا حبیب اللہ مختار، مولانا عبدالسمیع، مولانا یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مفتی عتیق الرحمن، مولانا اعظم طارق، غازی عبد الرشید اور سینکڑوں علماء کی شہادت ارباب اقتدار کی گردنوں پر قرض ہے، آج نہیں تو کل قیامت کے دن انہیں بہرحال چکانا ہوگا اور وہاں قہر الٰہی کے کوڑے سے کوئی بڑے سے بڑا بھی نہیں بچ سکے گا۔

حضرت مفتی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے لیے مینارۂ نور تھے، جس کی روشنی میں لوگوں کے لیے راہ ہدایت پر گامزن ہونا آسان ہوجاتا تھا، آپ کا وجود مدارس اور اہل مدارس کے لیے وقار کا باعث تھا، ان کے دم قدم سے ارشاد وتلقین کی شمعیں روشن تھیں اور اصلاح وتربیت کی محفلیں آباد تھیں، زندگی ان کے نقش پا سے راستہ تلاش کرتی، مجروح اور شکستہ دل ان کے انفاس سے مرہم پاتے اور بے کس ودرماندہ افراد ان کے سایۂ عاطفت میں پناہ لیتے، وہ شمع کی مانند خود پگھلتے رہے مگر دوسروں کو روشنی بخشتے رہے، خود جلتے رہے مگر دوسروں کو جلا بخشتے رہے، خود بے چین وبے قرار رہ کر دوسروں کو سکون بخشتے رہے، وہ تواضع و انکساری کا پیکر تھے، اگر احباب ان کی نرم خوئی اور ان کے حسن سلوک کے معترف تھے تو باطل پرست ان کی حمیت وغیرت، ان کی جرأت واستقامت اور ان کی حق گوئی و بے باکی سے خائف رہتے تھے کیونکہ انہوں نے بغیر خوف لومۃ لائم کے ہمیشہ حق کہا اور حق پر ثابت قدم رہے، انہیں حق گوئی سے کوئی لالچ، کوئی خوف نہ روک سکا، باطل فتنوں اور اہل زیغ کے سامنے وہ ہمیشہ سدِ سکندری ثابت ہوئے، انہوں نے ہمیشہ ملاحدہ و زنادقہ کے فتنوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی سرپرستی کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے رات دن ایک کیے رکھا۔

اس طرح ان کی پوری زندگی جہاد فی سبیل اللہ، اعلاء کلمۃ اللہ، اسلام کی دعوت وتبلیغ، قرآن کریم کی اشاعت اور ختم نبوت کی پاسبانی میں گزری۔

واقعۃ حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری کی شخصیت جامع شخصیت تھی، وہ بیک وقت ایک کامیاب مدرس، بہترین مقرر، واعظ، لوگوں کی راہنمائی کرنے والے عظیم رہبر، خانقاہی رموز کے ماہر، تصوف کی گتھیوں کے سلجھانے میں ملکۂ کمال رکھنے والے عظیم صوفی، مدارس ومساجد اور دینی تنظیموں کو مفید مشورے دینے والے ایک مدبر کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب فنکار تھے جن کے قلم سے جہاں حق کی حمایت کے لیے کوثر وتسنیم سے دھلے ہوئے الفاظ نکلتے تھے تو باطل کے لیے ان کا قلم شعلہ جوالہ بن جاتا تھا۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری شہید رحمہ اللہ نے سن 1956ء میں شجاع آباد کی ایک تحصیل جلالپور پیروالہ میں آنکھ کھولی، آپ کے والد گرامی معروف معنوں میں عالم دین تو نہیں تھے لیکن بڑے بڑے علماء کے صحبت یافتہ تھے اور انتہائی دیندار، متقی، پرہیزگار اور متبع سنت، نیک صالح بزرگ تھے اور قطب وقت حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

مفتی صاحب کے والد گرامی کی بدولت پورے گھرانہ دینی ماحول میں رنگا ہوا تھا، مفتی صاحب اکثر بتایا کرتے تھے کہ ہمارے والد اپنی اولاد سے محبت وشفقت بہت کرتے تھے مگر دینی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں کسی رعایت کے روادار نہیں تھے اور اس معاملہ میں سخت مزاج واقع ہوئے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام اولاد نیک اور صالح ہے۔ مفتی سعید احمد شہیدؒ کی تربیت بھی اسی ماحول میں ہوئی اسی لیے بچپن سے ہی مزاج میں دینی عنصر غالب رہا اور جو مرتے دم تک ان کے ساتھ رہا، والد صاحب کی وجہ سے علماء کا ان کے گھر میں آنا جانا تھا تو علماء کی محبت اور عقیدت بھی بچپن سے دل میں بیٹھ گئی اور اس محبت وعقیدت اور عظمت والفت میں شہادت کے دن تک کمی کے بجائے اضافہ ہی ہوتا رہا۔

مفتی صاحب کی ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں ہی ہوئی اس کے بعد مدرسہ انواریہ طاہر والی، مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر، دارالعلوم کبیر والہ جیسے مشہور دینی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور آخر پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی عظیم درس گاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا اور 1977ء میں اسی جامعہ سے فاتحہ فراغ پڑھا اور مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی، امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، عاشق رسول حضرت مولانا مصباح اللہ شاہ، متبع سنت حضرت مولانا بدیع الزماں، مفسر قرآن حضرت مولانا ادریس میرٹھی جیسی عظیم ہستیوں کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرکے ان سے سند علم حاصل کی۔

حضرت مفتی سعید احمد صاحب مختلف مساجد اور مختلف اداروں سے وابستہ رہے اور آخر میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ ہوگئے اور بیس سال حضرت شہید اسلام کی خدمت میں رہے۔ حضرت شہید اسلام نے بھی مفتی صاحب کے اندر چھپے ہوئے جوہر اور ان میں پوشیدہ صلاحیت کو بھانپ لیا اور پھر حضرت نے ان کی تربیت ایک خاص انداز میں کی، حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت شہید اسلام سے کسب فیض میں کمی نہیں کی اور اپنے آپ کو حضرت شہید اسلام کے رنگ میں ڈھال لیا اور جب حضرت شہید اسلام کی شہادت کے بعد آپ کی مسند خالی ہوئی اور علماء کے مشورے سے حضرت مفتی صاحب کو اس مسند پر بٹھایا تو مفتی صاحب نے علماء کو اور حضرت سے وابستہ لوگوں کو مایوس نہیں کیا بلکہ علماء کے اعتماد پر پورے اترے۔ شہید اسلام حضرت مولانا لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اتنی اونچی اور بلند وبالا تھی اور حضرت کے کام بھی عظیم ہونے کے ساتھ مختلف جہات رکھتے تھے اور اس وقت بظاہر مولانا سعید احمد جلالپوری کو حضرت جیسی عظیم شخصیت اور حضرت کے اعلیٰ کاموں سے خاص مناسبت نہیں تھی مگر جس طرح حضرت مفتی سعید احمد شہیدؒ نے حضرت کی مسند کو سنبھالا اور حضرت کے جاری کردہ کاموں کو بحسن وخوبی چلایا اور ان کو جاری وساری رکھا اس نے سب کو ورطۂ حیرت میں ڈھال دیا، اور مفتی سعید احمد نے صرف ایک کام نہیں بلکہ تمام کاموں کو سہارا دیا۔ حضرت شہید اسلام کی شہادت کے بعد ان کے متعلقین جو اس وقت سخت سراسیمگی کی حالت میں تھے اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں ان کو منتشر نہیں ہونے دیا بلکہ انہیں اپنی آغوش شفقت میں لے لیا اور اکثر حضرات مفتی صاحب کے دامن سے وابستہ ہوگئے بلکہ اس سلسلہ کو مفتی صاحب کی محنت سے مزید تقویت اور وسعت ملی، حضرت کے منبر کو بھی مفتی صاحب نے اس وقت تک رونق بخشی جب تک شہید اسلام کے صاحبزادے مولانا محمد یحییٰ صاحب اس کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہوگئے، حضرت کی تصنیف وتالیف کے شعبہ کا تو مفتی صاحب نے جس طرح حق ادا کیا اور اس میں تھوڑی سی بھی کمی نہیں آنے دی خصوصاً ماہنامہ بینات اور اس کا اداریہ وہ صرف اور صرف مفتی صاحب کا ہی حق تھا اور مفتی صاحب کی تحریر میں حضرت شہید اسلام کا رنگ ڈھنگ خوب واضح نظر آتا تھا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن محاذوں پر کام کیا ان میں ناموس رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ کا محاذ سب سے اہم محاذ تھا۔ حضرت مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس محاذ کو بھی خوب سنبھالا اپنے حضرت کی نیابت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے اس جماعت کی ہر وقت ہر طرح اور ہر موقع پر سرپرستی کی اور جماعت کے ذمہ داران بھی مفتی سعید احمد صاحب کے اتنے عادی ہوگئے تھے کہ وہ ہر کام میں ان سے مشورہ کرتے تھے اور جماعت کے ذمہ داران کی خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ مفتی صاحب ان کے ہر پروگرام میں شریک ہوں اور مفتی صاحب ان کی متعدد کانفرنسوں میں شرکت کرتے، خصوصاً چناب نگر اور برمنگھم یو کے کی کانفرنس میں تو آپ لازماً شرکت کرتے۔ برمنگھم کانفرنس میں تو کئی دن پہلے انگلینڈ پہنچ جاتے اور ایک ایک شہر جاکر وہاں کے مسلمانوں کو بیدار کرتے حضرت مفتی صاحب لوگوں کو بتایا کرتے

تھے کہ ہم مسلمانوں کے پاس صرف دو ہی چیزیں تو ہیں، ایک قرآن کریم اور دوسرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت، اور آج ہمارا دشمن ہم سے ان دونوں چیزوں کو چھین لینا چاہتا ہے تاکہ ہمارا ایمان سے رشتہ یا تو ختم ہوجائے یا کمزور سے کمزور تر ہوجائے۔ مفتی صاحب لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ اسلام کا عقیدۂ ختم نبوت یہ بنیادی عقیدہ ہے اسی عقیدہ کی وجہ سے ہمارا دین محفوظ ہے، ہمارا اسلام محفوظ ہے، ہمارا قرآن محفوظ ہے، بلکہ آج ہم مسلمان ہیں تو صرف اسی عقیدہ کی وجہ سے اور اسی عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے یہ امت، امت محمدیہ ہے۔۔ مفتی صاحب لوگوں کو یہ بھی سمجھایا کرتے تھے کہ بہت سے لوگ قادیانیت کو ایک فرقہ سمجھتے ہیں حالاں کہ یہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ مرزا قادیانی اور ان کے ماننے والوں نے اس کو مستقل دین کی شکل میں پیش کیا ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اپنا نبی، قرآن کریم کے مقابلے میں اپنی کتاب ''تذکرہ'' صحابہ کرام کے مقابلہ میں مرزا کے ماننے والوں کو صحابہ اور امہات المومنین کے مقابلے میں مرزا کی بیوی کو ام المومنین اور مکہ ومدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو مکہ مدینہ اور گنبد خضرا کے مقابلہ میں گنبد بیضا بنایا، اس لیے قادیانیت دین محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے، جو قادیانیوں کی حمایت کرتے ہیں اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کو سوچنا چاہیے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور آپ کے باغیوں بلکہ آپ کے ناموس وعزت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی حمایت کررہے ہیں جو دنیا وآخرت دونوں اعتبار سے خسارہ ونقصان اور سراسر ندامت وشرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔

حضرت مفتی سعید احمد جلالپوریؒ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کا جو تعلق اور آپ میں دینی غیرت وحمیت کا جو جذبہ تھا اسی کا نتیجہ تھا کہ جو بھی فتنہ سر اٹھاتا یا کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ کرتا، یا دین اسلام میں نئی نئی باتیں پیدا کرتا، اسلام کی متفقہ تعبیرات کو اپنے من گھڑت نئے معنی ومفہوم کا لبادہ پہناتا تو حضرت اس کے مقابلے کے لیے تیار ہوجاتے اور اس کے زہریلے اثرات سے امت کو بچانے کی بھرپور کوشش فرماتے، اس وقت آپ کا قلم باطل کے خلاف برہنہ شمشیر بن جاتا مگر اس کے ساتھ بھی آپ نے اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور ہمیشہ دلیل کے ساتھ بات کی اور الحمدللہ آپ کی تحریروں سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور بہت سوں نے اپنے باطل اور غلط نظریات سے توبہ کی۔

زید حامد جو کہ ایک صحافی کے طور پر ابھرا اور لوگ اسے عظیم مجاہد، مذہبی صحافی اور صوفی اسکالر سمجھنے لگے اور اس کی لچھے دار باتوں سے اس کے گرویدہ ہوکر اس کے جال میں پھنسنے لگے تو حضرت مفتی صاحب نے اس کی حقیقت واضح کی کہ یوسف کذاب جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جس پر مقدمہ چلا اور اسے عدالت سے سزا ہوئی، زید حامد نہ صرف یہ کہ اس کا پیروکار ہے بلکہ اس کا خلیفہ ہے اور یوسف کذاب اسے صحابی بلکہ صدیقیت کے مقام پر فائز کہتا ہے اور آج تک زید حامد نے اس سے توبہ نہیں کی تو خود زید حامد بھی اور اس کے ماننے والے بھی مفتی صاحب کے مخالف ہوگئے اور آپ کو دھمکیاں دیتے رہے مگر آپ اپنے موقف پر قائم رہے۔ مفتی صاحب کی کسی سے دشمنی نہیں اور نہ زید حامد سے تھی، مفتی صاحب نے بہت انصاف کی بات کرتے ہوئے لکھا تھا:

''زید حامد کھل کر یہ کیوں نہیں کہہ اور لکھ دیتا کہ میرا اب مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب کے ساتھ دینی، مذہبی اعتبار سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کے عقائد ونظریات اور ملحدانہ دعاوی کی بنا پر میں اس کو کافر ومرتد سمجھتا ہوں، بے شک میرا اس سے کبھی تعلق تھا، یا میں اس کا خلیفہ تھا، لیکن اب میں نے ان تمام کفریہ اور ملحدانہ عقائد سے رجوع کرکے ان سے توبہ کرلی ہے، لہٰذا اب آئندہ میرا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ جوڑا جائے اور کسی آدمی کے کفریہ عقائد سے توبہ کرلینے کے بعد اس کو توبہ سے قبل کفریہ اور ملحدانہ عقائد ونظریات کا طعنہ دینا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے نیز میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس جرم کو معاف فرمائے اور مجھے اس رجوع وتوبہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہمارے خیال میں اگر زید زمان المعروف زید حامد اسطرح کی ایک تحریر یا اس طرح کا بیان مجمع عام میں لکھ کر یا بیان کرکے اپنی ویب سائٹ پر جاری کردے یا کسی اخبار میں شائع کرادے تو اس سارے نزاع کا خاتمہ اور اس قضیہ کا بآسانی فیصلہ ہوسکتا ہے، اور آئندہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بدگمانی بھی راہ نہیں پاسکے گی، بلکہ اس تحریر وبیان کے بعد ان کے خلاف جو کوئی لب کشائی کرے گا وہ خود منہ کی کھائے گا۔''

حضرت نے مزید لکھا:

''جہاد افغانستان کے حق میں یا امریکا اور یہودیوں کے خلاف تقریریں کرنا، کسی طرح

کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں، اس لیے کہ ایسے ملحدین اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے دور رس منصوبے ترتیب دیتے ہیں۔"

بہر حال حضرت مفتی صاحب کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمیں درس دیتا رہا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی زندگی دین اسلام، اس کی تبلیغ و اشاعت اور دین کی سر بلندی میں اور ناموس رسالت کے تحفظ میں گزارنی چاہیے اور آپ کی شہادت ہمیں یہ سبق دے رہی ہے کہ خبردار، دین اسلام، قرآن کریم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حرف نہ آنے پائے اگر اس کے لیے جان کی قربانی دینا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی طرف سے پُرامن ہڑتال کی اپیل

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور نامور عالم دین مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری، ان کے بیٹے حافظ محمد حذیفہ، شاگرد خاص مولانا فخر الزماں اور حاجی عبدالرحمٰن کی المناک شہادت سے پیدا شدہ صورت حال پر کراچی کے علماء کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام سمیت تمام مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس کے نمائندوں کے اجلاس میں ہر پہلو پر غور وخوض کے بعد متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ ہفتہ ۱۳/ مارچ کو کراچی سمیت سندھ بھر میں پُرامن ہڑتال ہوگی۔ علماء کرام، تمام مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس کے نمائندوں نے کراچی اور سندھ بھر کے غیور مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ علماء کرام اور اسلام سے گہری وابستگی اور محبت کے اظہار کے لئے ہفتہ کو اپنا کاروبار بند رکھتے ہوئے اپنے گھروں میں رہیں تا کہ اسلام اور ملک دشمن قوتوں کے خلاف نفرت کے اظہار کیا جاسکے۔ علماء کرام نے مفتی سعید احمد جلال پوری کی شہادت کو عالم اسلام کے مسلمانوں کا عموماً اور پاکستان کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً بڑا اور خونی سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلام اور ملک دشمن عناصر ایک عرصہ سے پاکستان کے چوٹی کے علماء کرام کو یکے بعد دیگرے چن چن کر شہید کر رہے ہیں، مگر حکومت وقت ٹس سے مس نہیں ہوتی، اگر ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مفتی عبدالسمیع شہیدؒ، مولانا محمد عبداللہ شہیدؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، مفتی عتیق الرحمٰنؒ، مولانا عنایت اللہ شہیدؒ، مفتی محمد اقبالؒ، مولانا حمید الرحمٰنؒ، مولانا انیس الرحمٰن درخواستی، مولانا شمس الدین، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، مولانا علی شیر حیدریؒ مسلک دیوبند اور تمام مکاتب کے سرکردہ علماء کرام اور نمائندوں کے قاتلوں اور سانحات کے ذمہ داروں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جاتی تو یقیناً مفتی سعید احمد جلال پوری ان کے رفقاء اور مولانا عبدالغفور ندیم اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنانے کی کبھی اسلام اور ملک دشمن عناصر کو جرأت نہ ہوتی۔ علماء کرام نے محسوس کرتے ہیں کہ کراچی میں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے، یہاں جنگل کا قانون ہے جو جب چاہے، جس کو چاہے بھون ڈالتا ہے۔ کراچی کے علماء کی شہادت کے سانحات ہوں یا سانحہ نشتر پارک، ۱۲/ مئی سمیت یوم عاشورہ اور چہلم کے واقعات ہوں علماء کرام ان سب کی نہ صرف مذمت کرتے ہیں بلکہ حکومت وقت کو ان واقعات وسانحات کی ذمہ دار قرار دیتے ہیں، ان حالات میں جب کہ پورا شہر عملاً دہشت گردوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ علماء کرام اور اہل کراچی بجا طور پر حکومت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ قتل و غارت گری کب تک ہوگی؟ اہل کراچی اور علماء کرام کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟ کیا حکومت واقعتاً دہشت گردوں کے سامنے بے بس ہے؟ کیا حکومت یہ پسند کرے گی کہ عوام اور علماء کرام خود اپنی حفاظت کا اہتمام کریں؟ اگر ایسا نہیں تو پھر حکومت فوری طور پر مفتی سعید احمد جلال پوری اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو گرفتار کر کے اس سازش کو بے نقاب کرے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے ورنہ پھر علماء کرام اور مسلک دیوبند سے وابستہ تمام جماعتیں راست اقدام پر مجبور ہوں گی۔ علماء کرام اور دینی جماعتوں کے نمائندے مفتی سعید احمد جلال پوری اور ان کے رفقاء کے سفاکانہ قتل کے ذمہ دار زید زمان المعروف زید حامد خلیفہ یوسف کذاب کو سمجھتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری گرفتار کر کے حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔ اس پریس کانفرنس میں قاری محمد عثمان امیر جمعیت علماء اسلام کراچی، مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حافظ عبدالقیوم نعمانی، قاضی احسان احمد، محمد اسلم غوری جنرل سیکریٹری جے یو آئی کراچی، محمد انور رانا ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ ہائیکورٹ شریک ہوئے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں نے پُرامن ہڑتال کی حمایت کی: وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مفتی محمد رفیع عثمانی، محمد حسین محنتی جماعت اسلامی، سلیم ضیاء مسلم لیگ ن، مولانا محمد مرکزی جمعیت اہلحدیث، عبداللہ غازی تحریک اہلحدیث پاکستان، مولانا اسعد تھانوی جمعیت علماء اسلام س، حاجی ہارون رشید خان کراچی صرافہ جیولرز گروپ، بشارت مرزا پاکستان جمہوری پارٹی، رکشہ ٹیکسی یونین کے صدر حافظ الحق حسن زئی۔

شہید ختم نبوت

اتحاد بین المسلمین کے عظیم داعی وعلمبردار

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی

سورج ڈوب گیا، فضا تاریک ہوگئی، علم وحکمت کا چراغ بجھ گیا اور اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند کرنے والی صدا خاموش ہوگئی؟ ہرگز نہیں! سورج چمک رہا ہے، چراغ جل رہا ہے، شمع روشن ہے، اجالا پھیلا ہوا ہے، اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند کرنے والی صدائیں چہار سو سنائی دے رہی ہیں "شہید سعید احمد جلال پوری" گوشت پوست کا ایک مجسمہ اور ایک پیکر کا نام نہیں، ایک اصول حیات، ایک زاویہ فکر، ایک تحریک اور ایک پیام زندگی کا نام تھا۔

شہادت عظمیٰ کے مرتبے پر فائز ہوکر وہ ہمارے درمیان نہیں، مگر شہید کا پیام زندہ و پائندہ ہے، زندگی کی شاہراہ میں ان کے نقش پا صاف نظر آرہے ہیں، ان کے فکر وعمل کی شمع بدستور روشن ہے، یہ پیام، یہ شاہراہ، یہ تحریک، یہ شمع اسلام اور ناموس ختم نبوت کی وہ شمع ہے جسے افراد کی شہادت تو کیا قوموں کی شہادت کے سانحے بھی گل نہیں کرسکتے، یہ شمع جو صبح ازل سے روشن ہوئی شام ابد تک روشن رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر، استاذ حدیث، روزنامہ جنگ کے مشہور ومقبول عام سلسلہ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے فقہی کالم نگار، ماہنامہ بینات کے مدیر، ہفت روزہ ختم نبوت کے روح رواں، حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز اور علمی جانشین، سینکڑوں دینی مدارس کے سرپرست، حریم نبوت کے پاسباں، مسند سلوک واحسان کے صدر نشین کو ربیع الاول کے مبارک مہینے شب جمعہ کی مقدس ساعات میں بیٹے اور دو رفقاء کے ساتھ شہید کیا گیا۔

حضرت اقدس کو کس جرم میں شہید کیا گیا؟ اس کا جواب کسی کے پاس نہیں اور نہ ہی ہمارے حکمراں اس کا جواب دے سکتے ہیں، ہمارے اس شہر کی شاہراہوں پر مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، مولانا عبدالسمیع کو شہید کیا گیا، مرشد کامل حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو شہید کیا گیا اور اب مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کو شہید کیا گیا، لیکن آج تک نہ حکمراں اس کا جواب دے سکے اور نہ پاکستانی مسلمان اس کا جواب پاسکے کہ آخر ان علماء کرام کا کیا قصور تھا؟ ان کو کس جرم کی پاداش میں شہید کیا گیا؟ قیامت کے دن یہ علماء کرام اسی سوال کا جواب طلب کریں گے۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ایک تحریک تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنے کمالات اور صفات سے نوازا تھا کہ اگر ان کو ایک جماعت پر تقسیم کردیا جائے تو سب مالامال ہوجائیں۔

حضرت شہیدؒ فقیہ بھی تھے، محدث بھی، عظیم محقق و مصنف بھی تھے، بے مثال اور کامیاب مدرس بھی تھے، مسند اصلاح وارشاد پر بھی فائز تھے، تقریر وتحریر اور تصنیف وتالیف میں ان کی اپنی ایک شان تھی، ایک نڈر اور بے باک صحافی تھے، موجودہ دور میں جتنے بھی فتنے سر اٹھارہے ہیں حضرت شہیدؒ ہمیشہ ان سب کے سامنے سینہ سپر رہے، اس سلسلے میں بڑے بڑے علماء آپ سے راہنمائی لیتے رہے، سینکڑوں لوگوں کو دینی و دنیاوی غرض سے آپ سے رجوع کرتے دیکھا، آپ ہر ایک کی دلجوئی کرتے، مقدور بھر حاجت پوری کرتے۔

حضرت شہیدؒ میں جہاں "اشداء علی الکفار" (کافروں کے مقابلے میں سخت) کی جھلک نظر آتی تھی، وہاں "رحماء بینھم" (آپس میں بہت زیادہ مہربان) کا عکس بھی صاف جھلکتا تھا، وہ ابلیس کے ہمنواؤں اور باطل پرستوں کے لئے فولاد سے زیادہ سخت تھے تو اہل ایمان کے حق میں ریشم سے زیادہ نرم۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت شہیدؒ اتحاد بین المسلمین کے عظیم داعی وعلمبردار تھے، ان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے تمام مسالک کی دینی، سیاسی وغیر سیاسی تنظیمیں مل کر متفقہ لائحہ عمل طے کریں۔

آج وطن عزیز لہولہو ہے، اس کا وجود پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، عالمی صیہونی تحاریک،

یہود و نصاریٰ اور پوری ملت باطلہ کا نشانہ ایک منظم سازش کے تحت واحد ایٹمی طاقت کی حامل مملکت خداداد پاکستان ہے، جس کا ایک عظیم اثاثہ علماء کرام ہیں جو اس کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں، ان کو پے در پے شہید کرکے دشمن اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل چاہتے ہیں، لیکن ہمیں مل کر ان کے عزائم کو خاک میں ملانا ہے، صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا ہے اور نہ اپنے مشن سے پیچھے ہٹنا ہے، جوش و ہوش، فہم و فراست اور حسن تدبر کا اعلیٰ مظاہرہ کرنا ہے۔

حضرت شہیدؒ کی زندگی کا سب سے عظیم مشن عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت تھا، وہ ختم نبوت کے عظیم سپاہی تھے، منکرین ختم نبوت کے خلاف برہنہ شمشیر تھے، منکرین ختم نبوت عشاق ختم نبوت کے ہمیشہ دشمن رہے ہیں لیکن ہمیں علم ختم نبوت تھامے رکھنا ہے اور اسے گرنے نہیں دینا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور سے عاشقان ختم نبوت کی شہادت کا جو سفر شروع ہوا تھا وہ تاحال جاری ہے اور جب تک منکرین ختم نبوت کا وجود باقی رہے گا یہ مشن اور شہادت کا سفر جاری رہے گا۔

حضرت شہیدؒ ہر سال حج کے موقع پر میدان عرفات اور منیٰ میں اپنے رفقاء اور متعلقین کے ہمراہ خصوصی رقت انگیز دعائیں فرماتے تھے، جس میں وطن عزیز کی سلامتی، عالم اسلام کی حفاظت اور ختم نبوت کا مشن سب سے مقدم ہوتا۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شہید اور آپ کے رفقاء کی شہادت کو قبول فرمائے، رب العزت اپنی بارگاہ سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت شہیدؒ کے متعلقین اور خدام اور ہم سب کو حضرتؒ کے چھوڑے ہوئے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے، ہم کو حضرتؒ کا بہتر بدل عطا فرمائے، وطن عزیز کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ ☆☆☆

سعید شہیدؒ سعادت دارین میں!

از: حضرت مولانا منظور احمد نعمانی زید مجدہم

(مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم، ظاہر پیر)

تو سعادت مند ہے اِس دار میں اُس دار میں
اے میرے بیٹے چلا تو گلشن ابرار میں

حامل اوصاف یوسفؒ تو بھی یوسفؒ ہوگیا
شیخ کے پہلو میں سویا جملۂ اخیار میں

شیخ نے حسن ادا سے کھینچے ہیں عشاق سب
مل جل گئے محبوب سب فردوس کے گلزار میں

اے شہید عشق تیری کیا عجب پرواز ہے
پی کے جامِ عشق پہنچا محفل سرکار میں

تیرے خامہ نے کئے تھے ملحدوں کے سر قلم
حق چمکتا تھا تیرے کردار میں گفتار میں

اے میرے لخت جگر محبوب تو منظور تو
روٹھ کر ہم سے تو پہنچا رحمت غفار میں

گود میں بھی لے لیا احباب کو اولاد کو
رحمتیں نازل ہوں سب پہ قبر کے انوار میں

مفتی سعید احمد جلال پوریؒ

اسلام کے عظیم داعی

مفتی محمد بن جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

"اب ایسا بھی نہیں ہے کہ تم مجھے فون کرو اور میں فوراً آجاؤں میرے بہت سارے کام ہوتے ہیں، کئی لوگوں کو وقت دیا ہوتا ہے، بہر حال میں کراچی جا کر کوشش کروں گا"

یہ وہ گفتگو تھی جو میری آخری مرتبہ اقرأ لاہور کی سالانہ تقریب کے حوالے سے حضرت مفتی صاحبؒ سے فون پر ہوئی جبکہ حضرت مفتی صاحبؒ بہاولپور کے سفر میں تشریف لائے ہوئے تھے، بات بے تکلفانہ انداز میں ہوئی، حضرت مفتی صاحب باوجود اس کے کہ میرے استاد بھی تھے اور حضرت والد صاحب کے دوست بھی اور واقعتاً ایک بڑے آدمی بھی لیکن کبھی بھی اپنے انداز سے اس چیز کو محسوس ہونے نہیں دیا، ہمیشہ بے تکلفانہ انداز ہی رہا اس لیے میں بھی ہر بات بڑے اطمینان سے ان سے کرلیا کرتا تھا، شاید یہی وہ بات تھی جو مجھے اس ادب اور احترام پر تیار نہ کرپاتی جو حضرت مفتی صاحب کا حق تھا اور آج اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ ہم کتنی عظیم ہستی سے محروم کردیئے گئے۔

حضرت مفتی صاحبؒ جہاں ایک بہترین مدرس، عمیق نظر رکھنے والے فقیہ اور ہر فتنہ کا تعاقب کرنے والے مجاہد تھے وہاں بہترین مربی بھی تھے، چاہے مریدین و متوسلین ہوں یا متعلقین، جہاں کوئی بات شریعت اور تہذیب اسلامی کے خلاف دیکھتے فوراً اصلاح فرماتے، اس حوالہ سے حضرت مفتی صاحبؒ پر کسی کی ناراضگی مصلحت کا ڈر نہ ہوتا اور اس تربیت کو اپنا فرض سمجھتے۔ اسی تربیت کے حوالے سے حضرت مفتی صاحبؒ کی مختلف جگہوں میں مجالس ہوا کرتی تھیں۔ جن میں مسجد خاتم النبیین اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی مجالس قابل ذکر ہیں، دوسرے مدارس اور مختلف شہروں کی مجالس اس کے علاوہ ہیں۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے معتقدین اور مریدین صرف کراچی میں ہی نہیں تھے پورے پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس بات کا اندازہ حج کے سفر میں ہوتا تھا کہ ہمیشہ آپ کا کمرہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے آپ کے متوسلین اور معتقدین سے بھرا رہتا تھا اور مختلف جگہوں میں آپ کے بیانات ہوتے تھے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کسی بھی جگہ، کسی بھی قسم کی مصروفیت میں ہوتے لوگوں کے سوالات اور حالات سنتے اور ان کو تسلی بخش جواب دیتے اس حوالہ سے کبھی آپ کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا اور نہ آپ کسی کی بات پر غصہ ہوئے، کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ رات گئے فون آیا اور فضول اور بے کار قسم کے سوالات کیے گئے، لیکن حضرت مفتی صاحبؒ نے بغیر کسی غصہ کے اظہار کے جواب دیئے۔

حضرت مفتی صاحبؒ جب سبق پڑھا کر تشریف لاتے اور ختم نبوت کراچی کے دفتر (جو کہ پرانی نمائش پر واقع ہے) میں تشریف فرما ہوتے تو پھر عشاء تک لوگوں کا ہجوم رہتا، ہر آدمی اپنے مسائل رکھتا اور حضرت مفتی صاحبؒ ہر ایک کو پورا وقت دیتے اور ان کے مسائل کو حل کرتے اور ان کی تربیت کرتے لیکن کمال یہ تھا کہ حضرتؒ کے اپنے کام بھی نہ رُکتے۔

کاموں میں برکت کسے کہتے ہیں، اس کا اندازہ حضرت مفتی صاحبؒ کی زندگی کو دیکھ کر ہوجاتا ہے، ہم جب تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ فلاں بزرگ اور فلاں شیخ نے اتنی کم عمری اور اتنے کم عرصہ میں اتنی کتابیں لکھیں، اتنا کام کیا تو حیرانی ہوا کرتی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ لیکن جب حضرت مفتی صاحبؒ کی زندگی پر غور کیا تو اندازہ ہوا کہ کس طرح یہ ممکن ہوتا ہے؟ حضرت مفتی صاحبؒ کے اگر تحریری اور درسی کام کو دیکھا جائے تو لگتا نہیں ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے پاس اتنا وقت بچتا ہوگا کہ وہ کوئی کام اور کرسکیں لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود حضرت مفتی صاحبؒ اپنے تمام متوسلین اور متعلقین کو پورا وقت دیا کرتے کوئی یہ شکایت نہیں کرسکتا کہ حضرت مفتی صاحبؒ نے میری بات نہیں

کی یا مجھے وقت نہیں دیا۔

حضرت مفتی صاحبؒ کا اپنے متعلقین سے محبت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ اگر کسی سے کچھ عرصہ رابطہ مفقود ہوجاتا تو حضرت مفتی صاحبؒ باوجود اپنی مصروفیت کے فوراً بعد رابطہ کرتے اور حال پوچھتے۔

جب سفر میں کہیں جاتے تو حضرت مفتی صاحبؒ کی پوری کوشش یہی ہوتی کہ کوئی متعلق رابطہ سے نہ رہ جائے جہاں کہیں ملاقات ممکن نہ ہوتی وہاں فون پر ضرور خیریت دریافت فرماتے یہ وہ انداز تھا جو حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے بزرگوں سے لیا اور ہماری اور اپنے متعلقین کی تربیت فرماگئے کہ کس طرح لوگوں کو اپنے ساتھ اور دین کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔

حضرت مفتی صاحبؒ صحیح معنوں میں محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے چاہنے والے تھے، اسی وجہ سے اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے ساتھی سے ہوتی جو داڑھی کاٹتا تو حضرت مفتی صاحبؒ کی خواہش تو یہی ہوتی کہ اس سے نہ ملیں لیکن پھر اس سوچ کے ساتھ کہ دین پر یہ کیسے آئے گا اگر میں نہ ملوں، تو ملاقات کرتے اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرماتے کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اب نہ کاٹنا۔ ہم نے عموماً یہی دیکھا کہ حضرت مفتی صاحب کے اس انداز تربیت کی وجہ سے وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چہرے پر سجالیتا۔

حضرت مفتی صاحب اپنے پیرومرشد شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد ان کے صحیح علمی جانشین تھے اور آپ نے اپنے مرشد کے تمام کاموں کی صحیح انداز میں نیابت کی اور سچ تو یہ ہے کہ حق ادا کردیا۔ انہی کاموں میں ایک کام رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف تھا۔ یہ اعتکاف جہاں انسان کی اپنی تربیت کے لیے بہت ضروری ہے وہاں متوسلین اور متعلقین کی دینی تربیت کے لیے بہت ضروری ہے۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے شہید اسلام لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد مستقل اس کام کو سنبھالا اور اس اعتکاف کے ذریعہ سینکڑوں، ہزاروں لوگوں کی تربیت کی اور اس کا کسی سال ناغہ نہیں کیا۔

یہ چند سطریں حقیقتاً حضرت مفتی صاحبؒ کے کارناموں کا احاطہ تو نہیں کرسکتیں لیکن ضرور بتاسکتی ہیں کہ حضرت مفتی صاحبؒ کس طرح زندگی گزار گئے اور اب ان کے متوسلین اور متعلقین کو ان کی زندگی کو مشعل راہ بناتے ہوئے زندگی کیسے گزارنی چاہیے اور یہ کہ حضرت مفتی صاحبؒ واقعتاً بہت بڑے آدمی تھے، اسلام کے صحیح داعی اور سچے پاکستانی تھے۔ اسی لیے اسلام اور پاکستان کے دشمنوں نے ان کو ہم سے چھین لیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے کاموں کو صحیح انداز میں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆......☆☆

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی شہادت ملک وقوم کے لئے عظیم نقصان ہے: علماء

مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا سعد اللہ، قاری عثمان، حافظ محمد نعیم اور دیگر کی تعزیت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور ان کے ساتھیوں کی مظلومانہ شہادت پر شہر بھر اور اندرون ملک سے تعزیت کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی کے رئیس حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی مدظلہ، مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن، مولانا راحت علی، مولانا رشید اشرف اور مولانا زبیر رشید، وفاق المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری، حافظ محمد نعیم، حافظ عبدالقیوم نعمانی دفتر ختم نبوت میں تشریف لائے اور حضرت شہیدؒ کے بڑے بھائی مولانا رب نواز، مولانا قاری محمد فاروق، دوسرے عزیزوں اور مجلس کے مرکزی راہنماؤں سے گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا۔ گوجرانوالہ سے مولانا حق نواز، جناب لقمان میر اور ڈاکٹر فضل الرحمن، لاہور سے چوہدری یوسف علی، محمد ارشد رحیم، ظاہر پیر سے مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا غلام مصطفیٰ نے حضرت جلال پوریؒ کی شہادت کو ملک وقوم کے لئے عظیم نقصان قرار دیا۔ کراچی سے مولانا سعد اللہ، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا محمد طلحہ رحمانی، حافظ عتیق الرحمن لدھیانوی، حافظ محمد سعید لدھیانوی، محمد اشرف حسین کورنگی، محمد کامران، ڈاکٹر شبیر الدین علوی، مولانا عبدالکریم، مفتی عبدالرحیم، مفتی آفتاب، مفتی سعید اللہ، مولانا الطاف الرحمن، مولانا عبدالشکور بہاول پوری، قاری محمد اسحاق عثمانی، مفتی امیر الدین، حافظ منظور احمد، محمد یونس ہجرت کالونی، قاری خالد محمود الصفا مسجد شریف آباد، مولانا عارف دارالاسلام کریم آباد، محمد زبیر ڈاؤ یونیورسٹی، قاری محمد اسحاق رحیمی شو مارکیٹ، صوفی محمد مسکین، جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، قاری شیر افضل، مولانا عبدالکریم عابد، حزب التحریر کے ڈاکٹر افتخار، محمد عمر شیخ، محمد صابر، سید محمد شاہ دہلی کالونی، گلشن حدید سے قاری حماد اللہ، مولانا عبدالماجد، غلام صابر، زبیر احمد، گلشن معمار سے نذر محمد، جامع مسجد فلاح سے رافع صدیقی، سید طلحہ حسین، فرحان حسین، سفیان بیگ، طیب انعم مدرسہ فاطمۃ الزہرا سے مولانا محمد فیض ربانی، بہادر آباد سے مولانا یحییٰ مدنی، مولانا حسن الرحمن، جامعہ اسلامیہ کہروڑ پکا سے مولانا عبدالمجید مدظلہ، مفتی ظفر اقبال مع احباب، ٹنڈو آدم سے مولانا عبدالقیوم خان ٹونکی، پشاور سے الحاج عبدالرزاق خان، محترم ابرار سیٹھی، کراچی سے فاروق قریشی، سلیم الدین شامزی، مولانا عبدالکریم شاہ لطیف ٹاؤن، مولانا نجم اللہ، فیڈرل بی ایریا سے بھائی خورشید، محمد سلیم، ارشد خرم، مولانا عبدالسلام کورنگی، اور دیگر بہت سے حضرات نے حضرت شہیدؒ کے برادران محترم اور اکابرین ختم نبوت سے اس افسوسناک سانحہ پر تعزیت کا اظہار کیا اور شہداء کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

شہید ختم نبوت سعید احمد جلال پوریؒ

کی تصنیفی خدمات

عبداللطیف طاہر

شیخ طریقت، کامیاب مدرس، بہترین مقرر، عظیم راہبر، استاذ العلماء، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے علمی جانشین، جامعہ اینہ للبنات کے شیخ الحدیث، مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن کے علاوہ کئی مدارس کے مہتمم اور بیسیوں مدارس کے سرپرست تھے۔ آپ کی زندگی درس و تدریس، وعظ و بیان اور تصوف و سلوک سے عبارت تھی، جس کے نتیجہ میں آپ کے سینکڑوں مریدین و متوسلین آپ سے اصلاح نفس اور راہنمائی لیتے تھے، روزانہ اور ماہانہ کئی اصلاحی مجالس سے بیان فرماتے، آپ تبلیغ دین اور امت مسلمہ کو فرق باطلہ کے دجل و فریب سے بچانے کے سلسلہ میں اندرون و بیرون ملک لوفغار پر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ اپنے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے بعد اپنی مادر علمی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ترجمان ماہنامہ ''بینات'' کراچی کے ایڈیٹر ہوئے۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت کے بعد روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ کے کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے ذریعے فقہی مسائل کے جوابات دینا شروع کئے۔ آپ کی تحریر میں سلاست، بلا کی روانی، شائستگی، شستگی اور حد درجہ خیر خواہی و دل سوزی اور اصلاح کا جذبہ تھا۔ ان ہمہ جہت مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ کی گراں قدر خدمات ہیں۔ رد قادیانیت اور تردید فرق باطلہ کے سلسلہ میں ملکی و قومی اخبارات و جرائد اور رسائل میں بیسیوں مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں، بے شمار کتب و رسائل پر پُر مغز تبصرے اور تقریظات رقم ہیں۔ آپ کی تصانیف کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے:

معارف بہلوی (چار جلدیں):

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے شیخ اول حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی راہبری و راہنمائی کے لئے مختلف عنوانات پر مختصر مگر مفید رسائل و کتب تصنیف فرمائیں جن کی تعداد ۴۴ سے زائد تھی۔ یہ چھوٹے بڑے رسائل ایک عرصہ سے ناپید و نایاب تھے۔ مولانا جلال پوری شہیدؒ نے ان رسائل کو جمع کر کے ان کی ترتیب و تسہیل اور اشاعت و طباعت کا بیڑا اٹھایا، کئی سال کی محنت شاقہ کے بعد ان کو خوبصورت چار جلدوں میں مرتب کیا، اب یہ بجا طور پر بحث و تحقیق، سیرت و تفسیر، سلوک و احسان اور تصوف و تکشف کے حقائق و معارف پر مشتمل نادر رسائل کا حسین گلدستہ ہے۔

بزم حسین (دو جلدیں):

ہندو پاک کے اکابر، علماء، صلحاء، خطباء، نامور زعماء، محققین، مدرسین اور متکلمین کے حسین تذکرے پر مشتمل اچھوتی تحریروں اور انوکھے انداز کے خراج عقیدت کا حسین مجموعہ، جس کا ایک ایک حرف درس عبرت اور محبت و عقیدت کا مظہر ہے، نئی نسل کی ہدایت و راہنمائی اور اکابر کے شاندار ماضی کا شاہکار ہے۔

حدیث دل (تین جلدیں):

ملکی و بین الاقوامی حالات اور سلگتے موضوعات پر مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی تحریروں، شذرات اور مقالات کا حسین مجموعہ ہے، جس میں امت مسلمہ کی حالت زار، اس کی مظلومیت و مقہوریت کے اسباب و وجوہات اور اس دلدل سے نکلنے کے طریق کار کی نشاندہی کے علاوہ امت مسلمہ، عوام، خواص اور علماء کو طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے للکارنے اور اس سے پنجہ آزمائی کی ہمت و حوصلہ کا سامان ہے۔ بلا مبالغہ یہ تحریریں اکابر کی حق گوئی و بے باکی اور جرأت و ہمت کی تاریخ کا تسلسل اور نوجوان نسل کی ذہنی اور فکری تربیت کی اساس و بنیاد کا مظہر ہیں۔ ماہنامہ بینات کے ادارتی صفحوں پر شائع ہونے والی ان دل گداز تحریروں اور ادبی شہ پاروں پر مشتمل حدیث دل کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں اور چوتھی جلد زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آجائے گی۔

پیکرِ اخلاص:

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے مناظر ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے سابق امیر حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ کی شخصیت، حیات و خدمات، عقیدہ ختم نبوت کے لئے ان کی مساعی جمیلہ اور تردید قادیانیت پر ان کی تحریروں کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب میں قادیانیوں سے کولون، جرمنی میں مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے جو مناظرہ کیا تھا، جس کے نتیجہ میں محمد مالک صاحب اپنی فیملی سمیت مسلمان ہوگئے تھے کی مکمل تفصیل درج ہے۔

فتنہ گوہر شاہی:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی حیات کے آخری دنوں میں فتنہ گوہر شاہی نے سر اٹھایا تو اس کی بیخ کنی اور اسے جڑ سے اکھاڑنے کی ذمہ داری حضرت شہیدؒ نے اپنے معاون خصوصی اور علمی جانشین حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کو سونپی۔ حضرت مولانا نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس دور جدید کے مسیلمہ کذاب گوہر شاہی کے فتنہ کا تارپود بکھیر کر رکھ دیے۔ اس کتاب میں گوہر شاہی کے باطل عقائد و نظریات پر نقد کرتے ہوئے علماء کرام اور ارباب اہل فتویٰ کی آراء کو جمع کیا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی نے جھوٹے مدعی نبوت گوہر شاہی کے خلاف عدالت میں جو مقدمہ کیا تھا، جس میں اسے سزائے موت ہوئی تھی کی روئیداد بھی شامل اشاعت ہے۔

تخریج و نظر ثانی آپ کے مسائل اور ان کا حل (۱۰ جلدیں) زیر طبع:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی گراں قدر تصنیف ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی تخریج اور اس کی نظر ثانی جان جوکھوں کا کام ہے، اہل علم سے مخفی نہیں کہ اس کے لئے کس قدر محنت و مشقت، یکسوئی اور وقت درکار ہے۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے اپنے شیخ نوراللہ مرقدہ کے علوم و معارف کو حرز جاں بنا رکھا تھا۔ چنانچہ آپؒ اپنے رفقاء کے ہمراہ سالہا سال سے اس کتاب کی تخریج میں مصروف و منہمک تھے۔ الحمدللہ! دس جلدوں کی تخریج مکمل ہوچکی ہے اور اس پر نظر ثانی کی جارہی تھی کہ احکم الحاکمین کی طرف سے بلاوا آگیا۔

قادیانیت کا تعاقب (زیر طبع):

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے دجل و تلبیس اور ان کے باطل عقائد و نظریات اور تردید قادیانیت پر مشتمل حضرتؒ کے مضامین و مقالات کو جمع کیا گیا ہے، انشاء اللہ عنقریب شائع ہوجائے گی۔

☆☆..........☆☆

علمائے کرام کی شہادت کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے

بلوچستان کے علمائے کرام کا احتجاجی جلسہ سے خطاب

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کو صوبہ بھر میں یوم شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا سعید احمد جلال پوری، ان کے بیٹے حافظ محمد حذیفہ، مفتی فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمن کی شہادت پر یوم احتجاج منایا گیا، صوبہ کے تمام شہروں کی جامع مساجد میں المناک قتل کی مذمت کی گئی اور شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی، صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کی مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔ بعد میں مختلف مساجد سے جلوس میزان چوک پر پہنچے مرکزی جلوس میں شامل ہوگئے، جلوس شارع اقبال سے ہوتا ہوا پریس کلب کے سامنے احتجاجی جلسہ میں تبدیل ہوگیا، جس سے مجلس کے امیر مولانا عبدالواحد، صوبائی خطیب مولانا انوار الحق حقانی، سابق رکن قومی اسمبلی مولانا نور محمد، سابق صوبائی وزیر مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا قاری عبداللہ منیر، شیخ القرآن مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالقادر لونی، مولانا مفتی خلیل اللہ، مولانا محمد عارف دومڑ، مولانا محمود الحق قاسمی، مولانا شفیق دولت زئی اور مولانا مفتی محمد شفیع نیاز اور دیگر علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کا قتل اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے، ملک کے جید اور غیر سیاسی علماء کرام کو چن چن کر نشانہ بنایا جارہا ہے، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی نظام الدین شامزی، مولانا حسن جان مدنی، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا عبدالسمیع، مولانا حبیب اللہ مختار، مولانا محمد زبیر کے بعد مولانا سعید احمد جلال پوری کو شہید کردیا گیا ہے، اگر حکومت مولانا محمد یوسف لدھیانوی یا کسی ایک عالم دین کے قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچادیتی یہ سانحات نہ ہوتے، حکومت علماء کے قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچائے اور پس پردہ محرکات اور قوتوں کو بے نقاب کرے۔ مقررین نے کہا کہ علماء کا قتل پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سالمیت کے لئے سازش ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان ان واقعات کا ازخود نوٹس لیں، علماء نے کہا کہ مولانا سعید احمد جلال پوری جیسے جید عالم کا قتل امت مسلمہ کے لئے عظیم سانحہ ہے، حکومت علماء اور دینی طبقہ کو تحفظ فراہم کرے، حکومت علماء کے ٹارگٹ کلنگ کے خفیہ ہاتھ کو بے نقاب کرے، علماء کا تسلسل سے قتل بالعموم حکومت اور پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے، ملک میں دہشت گردی غیر ملکی طاقتوں کے ایجنٹ اور گماشتے کررہے ہیں۔ جلوس کی قیادت دیگر علماء کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا غلام غوث آربانی، مولانا سیف اللہ، ناظم میر محمد اسلم رند، حاجی محمد اکبر، حاجی خلیل الرحمن، حاجی تاج محمد، حاجی نعمت اللہ، جماعت اسلامی کے عبدالقیوم کاکڑ، انجمن تاجران کے نصیر ترین کررہے تھے، جبکہ جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے جلوس کی قیادت مولانا عبدالقادر لونی، مولانا محمود الحسن قاسمی اور عبدالستار چشتی کررہے تھے۔ پچھ میں احتجاجی ریلی مولانا عبدالمالک شاہ، مولانا عبدالصمد اور مولانا محمد صدیق کی قیادت میں نکالی گئی۔

قسط:۳

اسلام اور قادیانیت

ایک تقابلی مطالعہ

مولانا غلام رسول دین پوری

اسلامی عقیدہ
معراج جسمانی برحق ہے

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات، امام الانبیاء، سید الاولین والآخرین، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی (روح مع الجسد) ہوئی ہے۔

''سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔'' (الاسراء:۱)

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔''

''عن ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ طلبتک یا رسول اللہ البارحۃ فی مکانک فلم اجدک فاجابہ ان جبریل علیہ السلام حملنی الی المسجد القصی ...الخ'' (شفاء، ج:۱، ص:۱۱۵)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آپ کو کل رات (معراج کی رات) آپ کے مکان پر تلاش کیا، آپ کو موجود نہ پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے حضرت جبریل علیہ السلام مسجد اقصیٰ کی طرف اٹھا کر لے گئے تھے۔''

آیت مبارکہ میں ''بعبدہ'' کا لفظ ہے، پورے قرآن پاک اور لغتِ عرب میں ''عبد'' کا اطلاق مجموعہ روح اور جسد پر ہوا ہے۔

(ملاحظہ ہو تفصیل تفسیر ابن کثیر، ج:۵، ص:۳۱)

مرزائی عقیدہ
معراج جسمانی نہیں ہوئی

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت معراج جسمانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ ایک قسم کا کشف تھا، ملاحظہ ہو:

''یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا... اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔'' (ازالۂ اوہام، ص:۴۷، خزائن ج:۳، ص:۱۲۶، حاشیہ)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک رویا صالحہ تھی۔''

(ازالہ اوہام، ص:۲۹۴، خزائن، ج:۳، ص:۲۵۰)

ملاحظہ فرمایئے کہ مرزائی دجل کس طرح صریح نص قرآن کا انکار کررہا ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ ''سبحان الذی اسریٰ بعبدہ'' مجھ پر وحی ہوئی ہے۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ، ص:۷۵، ۲۷۹، اور ضمیمہ حقیقت الوحی، ص:۸۱، خزائن ج:۲۲، ص:۷۰۷)

اول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا انکار کرتا ہے، جب بات فتی نظر نہ آئی تو اس آیت شریفہ کو دجل وتلبیس سے اپنی مخنی ذات پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

اسلامی عقیدہ
قیامت کا قائم ہونا

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت قائم ہوگی، تمام انسان اپنی اپنی قبروں سے نکل کر حساب وکتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے، صور پھونکا جائے گا، زمین وآسمان بدلے جائیں گے، اعمال کا وزن ہوگا، پل صراط قائم ہوگی۔ وغیرہم۔

''ونفخ فی الصور فاذا ہم من الاجداث الی ربہم ینسلون۔'' (یٰس:۵۱)

ترجمہ: ''اور صور پھونکا جائے گا، اس وقت سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چلیں گے۔''

"یحشر الناس فی صعید واحد یوم القیامۃ۔" (مشکوٰۃ ص:۴۸۷)

ترجمہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے۔"

بطور نمونہ ایک آیت مبارکہ اور ایک حدیث پاک ذکر کی ہے، قیام قیامت اور واقعات واحوال قیامت تفصیل سے بیان کئے جائیں تو مستقل ایک کتاب بن جائے گی سارا قرآن پاک اور ذخیرۂ احادیث اس تفصیل سے بھرا ہوا ہے۔

مرزائی عقیدہ

انکار قیام قیامت

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہیں ہوں گے بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی حقیقی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوجاتا ہے، پھر کسی کو جنت و دوزخ سے نہیں نکالا جاتا، اپنے اپنے مقام میں رہتے ہوئے ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی ہوتی رہتی ہے، یہی حشر اجساد ہے یعنی روحانی طور پر حشر اجساد ہوگا۔ ملاحظہ ہو:

"اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے، حاضر ہونا پڑے گا ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص:۳۵۰، خزائن ج:۳ ص:۲۷۹)

دیکھئے! مرزا قادیانی ملعون نے قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کیسی نرالی منطق پیش کی، جس میں انکار قیامت کے ساتھ ساتھ عقیدۂ قیامت کو یہودی سرشت باور کرایا جارہا ہے اور اللہ کی ذات سے متعلق گستاخی و بے ادبی کررہا ہے، اسے اپنے کردار اور برے کرتوت نظر آتے تھے، اس لئے اس عقیدہ کا سنگ بنیاد رکھ کر اپنی ذریت کو اس تعمیر کے مکمل کرنے پر لگادیا، اس لئے انہوں نے اپنی تجویز سے قادیان و چناب نگر میں بہشتی مقبرہ و دوزخی مقبرہ بنایا اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالا۔

واللہ ھو الھادی وھو یھدی الیٰ سواء السبیل

اسلامی عقیدہ

وجود ملائکہ

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے خدا تعالیٰ کے مکرم اور فرمانبردار بندے ہیں، جو لطیف قسم کا نورانی جسم رکھتے ہیں مختلف اشکال میں متشکل ہونے کی قوت رکھتے ہیں، بعض اپنے مستقر (ہیڈ کوارٹر) آسمان سے تعمیل حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے رہتے ہیں، حامل وحی فرشتہ (حضرت جبریلؑ) خدا تعالیٰ کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا رہا۔

"بل عباد مکرمون، لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔" (انبیاء:۲۶،۲۷)

ترجمہ: "بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں معزز، وہ قول میں اللہ تعالیٰ سے پیش دستی نہیں کرتے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے عمل کرتے ہیں۔"

"اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلاث ورباع۔"

ترجمہ: "دو دو بازو والے تین تین بازو والے، چار چار بازو والے ہیں۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا اس کے چھ سو ۶۰۰ بازو ہیں۔ (بخاری ج:۱ ص:۴۵۸)

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ھذا جبریل علیہ السلام اخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ الحرب۔" (بخاری ج:۲ ص:۵۷۰)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبریلؑ ہیں اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے۔"

بہت سی آیات واحادیث سے ثابت ہے کہ فرشتے اللہ کے حکم سے آسمان سے زمین پر نازل ہوئے ہیں، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت محض خود غرضی سے انکار کے درپے اور تحریف قرآن وحدیث پر تلے ہوئے ہیں ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ نزول ورفع عیسیٰ ابن مریم کے امکانی تمام راستے بند ہوجائیں۔

حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن و سنت اور امت مسلمہ کا مسلمہ عقیدہ ہے، یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی پیشگوئی نہیں ہے، جس کا پورا ہونا "محمدی بیگم کے آسمانی نکاح" کی طرح محال ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انشاء اللہ قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اور بڑی آب وتاب کے ساتھ تشریف لائیں گے قادیانیت پر ذلت و رسوائی کے بادل چھاجائیں گے اور غلامان ختم نبوت کے چہروں پر مسرتیں ہی مسرتیں ہوں گی۔

مرزائی عقیدہ

انکار نزول ملائکہ

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدہ میں ملائکہ کا نزول بالکل باطل ہے، ان کے نزدیک ملائکہ ارواح کواکب کا نام ہے، وہ اپنا مستقر (ہیڈ کوارٹر) چھوڑ کر زمین پر کبھی نہیں آسکتے، بطور نمونہ ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"محققین اہل اسلام ہرگز اس بات

کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بد بداہت باطل بھی ہے، کیونکہ اگر یہی ضروری ہوتا کہ ملائک اپنی اپنی خدمات کی بجاآوری کے لئے اپنے اصلی وجود کے ساتھ زمین پر اترا کرتے تو پھر ان سے کوئی کام انجام پذیر ہونا بغایۃ درجہ محال تھا۔''

(توضیح المرام ص:۲۹، خزائن ج:۳، ص:۶۶)

اہل اسلام و محققین اہل اسلام کا عقیدہ اوپر آپ نے قرآن وسنت کی روشنی ملاحظہ فرمایا، جب کہ مرزا قادیانی قرآن وحدیث کے عقیدہ کو باطل باور کرا رہا ہے ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ ملائک زمین پر اترا کرتے تو کوئی کام انجام پذیر نہ ہوتا، حالانکہ صدیوں سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، آج تک مختل نہیں ہوا۔

یہ بھی یاد رکھیں! جمہور اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے: ''نصوص کو ان کے ظاہر پر رکھا جائے ان سے عدول کرنا الحاد، بے دینی اور کفر ہے'' لہٰذا ملائک کے وجود ونزول کا انکار کرنا سراسر اور بالبداہت کفر ہے۔

اسلامی عقیدہ
مفتری علی اللہ کافر ہے

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر افتراء کرنے والا، وحی الٰہی کے نزول کا دعویٰ کرنے والا، قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملاحظہ ہو:

''فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شئی۔'' (الانعام:۹۳)

ترجمہ: ''جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے، حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی، اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔''

مرزا قادیانی نے (حاشیہ حقیقت الوحی ص:۱۹۳، خزائن ج:۲۲، ص:۱۹۷) میں خود اقرار کیا ہے کہ ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا، اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔'' (بخاری ص:۱، ص:۲۱)

مرزائی عقیدہ
مرزائی افتراء علی اللہ والرسول

مرزا قادیانی نے اپنی کتب میں متعدد جگہ خدا تعالیٰ اور رسول پر افتراء کیا ہے، ان میں سے چند ملاحظہ ہوں:

۱:...... ''خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔''

(ازالہ اوہام ص:۳۹۸، خزائن ج:۳، ص:۳۰۶)

نوٹ: مرزا قادیانی اس پیشینگوئی میں جھوٹا نکلا، اس طرح کہ ''محمدی بیگم'' کا نکاح دوسری جگہ ۱۸۹۲ء میں ہوا اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں بے نیل ومرام آنجہانی ہوگیا۔

۲:...... ''ایک بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔''

(دافع البلاء ص:۱۰، خزائن ج:۱۸، ص:۲۳۰)

اس پیشینگوئی میں ایک تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا رسول کہہ کر افتراء علی اللہ کیا دوسرے یہ پیشینگوئی بھی غلط ثابت ہوئی، اس لئے کہ جب قادیان میں طاعون بڑے زور وشور سے پھیلا تو خود مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون آئی، چنانچہ مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے:

''طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوگیا۔''

(حقیقت الوحی ص:۸۴، خزائن ج:۲۲، ص:۸۷)

۳:...... ''لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیشینگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلام کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔''

(اربعین نمبر۳ ص:۱۷، خزائن ج:۱۷، ص:۴۰۴)

قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مضمون نہیں اور نہ ہی کسی حدیث میں ہے، یہ مرزا قادیانی کا اللہ اور اس کے رسول پر کھلم کھلا جھوٹ ہے۔

۴:...... ''حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہوں گے۔''

(اعجاز احمدی ص:۱۳، خزائن ج:۱۹، ص:۱۲۰)

کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں، یہ محض اللہ کے رسول پر افتراء ہے۔ فافہم!

۵:...... ''صحیح بخاری کی حدیث جس میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی۔ (شہادت القرآن ص:۴۱، خزائن ج:۶، ص:۳۳۷)

یہ بھی صریح جھوٹ ہے صحیح بخاری میں ہرگز یہ حدیث نہیں آئی، اپنی خود غرضی کے لئے بخاری کی طرف غلط اور جھوٹی نسبت کردی ہے۔ پوری مرزائی امت بھی قیامت تک بخاری شریف میں یہ حدیث نہیں دکھا سکتی۔

(جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

یوسف کذاب کے چیلے زید حامد کا تعاقب جاری رہے گا

سرگودھا (محمد رضوان اسامہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی دعوت پر مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۹/ فروری سرگودھا تشریف لائے۔ موصوف نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامعہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ کی عظیم الشان جامع مسجد میں دیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کا چیلا اور نام نہاد صحابی جس کا اس نے جامع مسجد بیت الرضا یتیم خانہ لاہور میں ۱۹۹۷ء میں تعارف کرایا آج بھیس بدل کر زید حامد کے نام سے نسل نو کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں کذاب کا مقابلہ کیا تھا۔ آج اس کے چیلے کے دجل وفریب کا پردہ بھی چاک کریں گے۔ مدرسہ سراج العلوم ہمیشہ اہل حق کا مرکز رہا ہے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ التفسیر مولانا محمد علی لاہوریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے چھوٹے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام قدم رنجہ فرماتے رہے۔ جامعہ کے بانی مولانا محمد شفیع سرگودھوی جمعیت علماء اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرنے والوں سے تھے، بعدازاں مولانا مفتی عبدالسمیع، مولانا احمد سعید جمعیت اور مجلس سے وابستہ رہے۔ اس وقت مفتی عبدالمعید مسجد کی خطابت اور مدرسہ کا انتظام چلا رہے ہیں۔ مولانا عبدالمعید نے مولانا شجاع آبادی کا خیر مقدم کیا، جمعہ کے بعد مجلس سرگودھا کے ناظم مولانا محمد رضوان بھی تشریف لے آئے۔ مولانا شجاع آبادی نے ہزاروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی کذاب کے پاکستان میں کذب وافترا کو چلنے نہیں دیں گے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ پر عمل کامیابی کی ضمانت ہے۔ وہ یہاں محمدی کالونی نمبر ۱۷ میں ۱۹/ فروری بعد نماز مغرب منعقدہ سیرت النبی کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں، جنوں، حجر وشجر کے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام انسانوں کے لئے ہے۔ آپؐ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا ایسے مدعی کو نبی ماننے والا، ایسے مدعی کو مسلمان ماننے والا دائرہ اسلام ہی سے نہیں بلکہ دائرہ انسانیت سے خارج ہوجاتا ہے۔ انہوں نے سرگودھا میں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا انور محمد ہزاروی، مولانا محمد رضوان کی قیادت میں سینکڑوں متحرک نوجوانوں کی مساعی جمیلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

لیہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

لیہ (عبدالستار حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنال والی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۵/ مارچ کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست نماز جمعہ سے پہلے اور دوسری نشست جمعہ کی نماز کے بعد۔ صدارت مقامی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت کا خمیر کفر، ارتداد، شیطنیت سازش، ملک وملت دشمنی سے اٹھا ہے۔ پاکستان کا خاتمہ ان کا الہامی عقیدہ ہے، اس لئے وہ ملک میں شیعہ وسنی، دیوبندی، بریلوی، مقلد غیر مقلد، اردو، سندھی، اردو سرائیکی، سندھی پشتو کی لڑائی کرا کے خود اطمینان کے ساتھ تماشہ دیکھتے ہیں۔ انہوں نے ۱۲/ ربیع الاول کو ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ ڈھکی، فیصل آباد کے جامعہ قاسمیہ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کی قبر کی توہین اور ان کے گھر کو آگ لگا کر چادر وچار دیواری کا تقدس پامال کرنے کی مذمت کی اور اسے قادیانی سازش کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ملزموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا نے مولانا زاہد محمود قاسمی کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ دوسری نشست بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی، جس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور پیر طریقت مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا۔ دونوں راہنماؤں نے کہا کہ قادیانیت کے مکمل خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی، انہوں نے کہا کہ پاکستان کی بنیادوں میں اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کا خون شامل ہے، ہم کسی کو پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے اور قادیانیت کو نیست ونابود کر کے دم لیں گے۔ کانفرنس میں اللہ نواز سرگانی برادران، مرید احمد سلیمانی اور عبداللہ غازی نے نعتیہ کلام پیش کیا، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری عبدالشکور گروان نے دیئے اور خورد ونوش کے انتظامات ماسٹر محمد شفیع کی نگرانی میں چلتے رہے۔

سرگودھا میں خواتین کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرگودھا (قاری عبدالوحید) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی عیدگاہ میں عظیم الشان ختم نبوت (خواتین) منعقد ہوئی، جس کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی اور شبان ختم نبوت کے مقامی صدر عاصم اشتیاق نے کی۔ کانفرنس کی تشہیر کے لئے خواتین میں چھوٹی چھوٹی پچاس کانفرنسیں کی گئیں۔ کانفرنس ہال کو شامیانوں اور قناتوں سے ڈھانپ کر مکمل باپردہ بنادیا گیا تھا۔ کانفرنس کی منتظمہ نے پانچ ہزار خواتین کے لئے انتظام کیا، لیکن خواتین کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے انتظامات میں اضافہ کرنا پڑا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ۱۰سے بارہ ہزار خواتین نے کانفرنس میں شرکت کی۔ خواتین سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی، مقامی امیر مولانا نور محمد ہزاروی، ناظم اعلیٰ مولانا رضوان اور مفتی شاہد مسعود نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے خواتین سے درخواست کی کہ وہ جہاں اپنی اولادوں کی جان اور صحت کی ذمہ دار ہیں، وہاں اولادوں کے ایمان کی حفاظت ان کی اہم ترین ذمہ داری ہے، لہٰذا خواتین اسلام آئندہ نسلوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کریں۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی خواتین دوستی کے رنگ میں مسلم امہ کے ایمانوں میں نقب زنی کرتی ہیں، لہٰذا مسلمان خواتین انہیں اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ہی ان سے کوئی میل جول رکھیں، ان کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کرکے ان کی تبلیغی و ارتدادی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کریں۔ کانفرنس حضرت الامیر دامت برکاتہم کی اجازت سے کی گئی، تمام خواتین باپردہ شریک ہوئیں، لیڈیز و جوانس پولیس کے ساتھ ساتھ شبان ختم نبوت کے درجنوں رضا کاروں نے انتظامات کو کنٹرول کیا۔ کانفرنس مولانا ثناء اللہ ایوبی کی دعا سے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

لودھراں میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب

لودھراں (قاری غلام مرتضیٰ) حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۱۲ احادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا تذکرہ فرمایا ہے اور ۲۰۹ علامات بیان فرمائی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد صدیقیہ میں منعقدہ جلسہ حیات مسیح علیہ السلام کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجتماع کی صدارت جامعہ سراج العلوم کے مہتمم مولانا محمد میاں نے کی، جبکہ انتظام قاری غلام مرتضیٰ نے کیا تھا۔ مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن مرزا قادیانی میں مسیح ہونے کی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا اس کا دعویٰ مسیحیت جھوٹا ہوا، جب وہ دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا ثابت ہوا تو اس کا کسی دعوے کا اعتبار نہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے رات جامعہ سراج العلوم میں قیام کیا اور استاذ العلماء مولانا اللہ بخش، مولانا حسین احمد، حافظ محمد الیاس وغیرہ سے ملاقاتیں کیں۔

دریا خان بھکر میں ختم نبوت کانفرنس

دریا خان (عبدالستار حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵/ مارچ بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ کی مسجد میں استاذ العلماء مولانا غلام فریدؒ کے ایصال ثواب کے لئے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ بھکر، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں استاذ العلماء مولانا غلام فریدؒ سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مولانا غلام فریدؒ کے جانشین اور فرزند مولانا ابوبکر نے شرکاء کانفرنس کو یقین دہانی کرائی کہ وہ اپنے والد ماجد کی طرح عقیدہ ختم نبوت کی پرچم سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ مجلس کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اہل دریا خان جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضرورت محسوس کریں گے۔ مجلس کے مقامی مرکزی مبلغین سر کے بل حاضری دیں گے۔ کانفرنس مولانا اللہ وسایا کی تقریر و دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

چنیوٹ اور تلہ گنگ میں ختم نبوت کے اجتماعات

تلہ گنگ (عبدالستار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد تحصیل میں تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت کے راہنما مولانا گل شیر شہیدؒ کی یاد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت تحصیل تلہ گنگ کے صدر مولانا عبیدالرحمن انور نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار تونسوی، قاری محمد اسماعیل خطیب جامع مسجد ختم نبوت جاب، مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد عائشہ صدیقہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا، جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا گل شیر شہیدؒ کے نواسے مولانا قاری محمد جاوید تو حیدی اور ان کے رفقاء نے کئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک آزادی، تحریک ختم نبوت، وقت کے فرعونوں، ہامانوں، شدادوں کا مقابلہ کرنے پر مولانا گل شیر شہیدؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آزادی میں مولانا گل شیر شہیدؒ اور ان کے رفقاء نے

جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے لیکن کلمہ حق کہنے سے کبھی نہیں رکے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا گل شیر شہیدؒ خطابت کے میدان میں اپنی نظیر آپ تھے، آپ شاہ جیؒ کے بعد اہل حق کی آواز تھے، انہیں شہید کر کے انہیں راستہ سے ہٹا دیا گیا لیکن ان کا مشن آج بھی زندہ ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کا علم اٹھائے رکھے گی، جلسہ میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی، جلسہ ۱۰ بجے صبح سے لے کر نماز عصر تک جاری رہا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تلہ گنگ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارہ سو صحابہ کرام کی قربانی دے کر بتلا دیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہزاروں صحابہ کرام قربان کئے جا سکتے ہیں۔ عورتیں بیوہ کرائی جا سکتی ہیں، بچے یتیم کرائے جا سکتے ہیں لیکن کسی مدعی نبوت کو کسی بھی معنی میں برداشت نہیں کیا جا سکتا، وہ یہاں جامع مسجد مرکزی عیدگاہ میں منعقدہ جلسہ سیرت النبی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ زید زمان بھیس بدل کر آج زید حامد کے نام سے کذب وافتراء کا بازار گرم کرنے کی کوشش میں ہے۔ ہم نے اس کے گرو یوسف کذاب کی جھوٹی نبوت اور زید زمان کی نام نہاد صحابیت نہیں چلنے دی، انشاء اللہ العزیز اس کے دجل وفریب کا پردہ بھی چاک کرتے رہیں گے۔ بعد ازاں جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ نے مقامی ہوٹل میں مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں پرتکلف عشائیہ کا انتظام کیا۔ ۲۰/فروری صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ میں مولانا شجاع آبادی نے نزول مسیح علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان، خروج دجال کے عنوان پر خطاب کیا اور سامعین کو دجالی قوتوں کے مقابلہ میں سینہ سپر رہنے کی تلقین کی۔ خطیب جابہ قاری محمد اسماعیل انگوی بھی ساتھ تھے۔

مولانا شجاع آبادی اوکاڑہ کے چار روزہ دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ضلع اوکاڑہ کے چار روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لے آئے۔ ۸/ ربیع الاول ۲۳/ فروری دورہ کا آغاز آپ نے جامعہ اشرفیہ رحمان کالونی میں صبح کی نماز کے بعد درس قرآن پاک سے کیا، بعد نماز عصر جامعہ محمودیہ رینالہ خورد میں نمازیوں اور طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے وجوہ ارتداد پر بیان کیا، بعد نماز عشاء چک نمبر ۱۱/ اے آئی ایل میں منعقدہ جلسہ سیرت النبی سے خطاب کیا، ان سے پہلے چوکی کے معروف عالم دین مولانا ہارون الرشید رشیدی، مولانا محمد اعظم، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ اوکاڑہ نے خطاب کیا جبکہ مولانا غلام اللہ خان نے نعتیہ کلام پیش کیا، جلسہ میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ ۹/ ربیع الاول بعد نماز فجر جامع مسجد جامعہ محمودیہ رینالہ میں رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا، نیز جامعہ کے سابق مہتمم مولانا قاری محمد اقبال اختر تقویؒ کی خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا اور ان کے رفع درجات کی دعا کی۔ ۱۱ بجے قبل از دوپہر مدرسہ فاروق اعظمؓ رینالہ خورد میں تشریف لے گئے اور مدرسہ مسجد کی تعمیر وتوسیع کے لئے دعائے خیر کی۔ بعد نماز عصر جامعہ زکریا دار العلوم دیپالپور کے طلباء واساتذہ سے خطاب کیا اور طلبا کو سبق، مطالعہ، تکرار کی پابندی کرنے کی تلقین کی۔ بعد نماز عشاء جامعہ حنفیہ محمدیہ بصیر پور میں منعقدہ جلسہ میلاد النبی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اصل مقصد سیرت نبوی کو اپنانا ہے نہ کہ منانا اور سامعین سے درخواست کی کہ وہ اپنی زندگیوں میں سیرت النبی کو جگہ دیں۔ مدرسہ کے صدر مدرس مولانا محمد حسن زید مجدہ فاضل نوجوان کو خراج تحسین پیش کیا اور مسجد و مدرسہ کی ترقی، توسیع، کامیابی وکامرانی کی دعا کی۔ ۱۰/ ربیع الاول بعد نماز فجر پرانا بصیر پور کی جامع مسجد میں سیرت النبی کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء بصیر پور کی معروف دینی درسگاہ میں منعقدہ جلسہ میں حاضری کی سعادت حاصل کی، جلسہ سے پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد، مولانا عبدالرزاق مجاہد نے خطاب اور مولانا ریاست علی فاروقی، عبدالقدوس محسن پروفیسر نارووال نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مدرسہ ہذا بصیر پور میں اہل حق کی بڑی درسگاہ ہے، جس کی بنیاد قاری محمد اسماعیلؒ نے رکھی، قاری محمد اسماعیلؒ، امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ ساہیوال کے شاگرد رشید تھے ۱۹۷۸ء میں دار العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ جبکہ ۲ سال قبل ۱۹۷۶ء میں بصیر پور میں تشریف لائے۔ بصیر پور اور مضافات میں دس مدارس قائم کئے، بصیر پور سے ملحق جامع مسجد ریاض الجنۃ کی بنیاد رکھی، آپ کا بیعت کا تعلق برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سے تھا، بصیر پور میں تیس سال تک دعوت وتبلیغ اور قرآن وسنت کی نشرواشاعت کا فریضہ سرانجام دیا۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی خاصا وقت لگایا۔ افریقی ممالک کے سفر سے پہلے تیاری سفر کے سلسلہ میں شاہدرہ لاہور کی جامع مسجد اللہ اکبر میں صبح کی نماز کے بعد پندرہ پارہ قرآن پاک کی تلاوت کی اور اشراق کی نماز سے فارغ ہو کر کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے بڑے بیٹے مولانا زبیر احمد فہیم آپ کے جانشین مقرر ہوئے، موصوف اپنے والد محترم کے لگائے ہوئے گلشن کی آبیاری میں مصروف ہیں۔ ۱۱/ ربیع الاول کا جمعۃ المبارک کا خطبہ منڈی احمد آباد کی جامع مسجد عثمانیہ میں دیا، نماز جمعہ کے بعد مرید کے کیلئے روانہ ہو گئے۔ مرید کے میں جلسہ سیرت النبی، ۱۱/ ربیع الاول نماز عشاء کے بعد مدرسہ دار العلوم ضیاء القرآن میں منعقدہ جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ سے جامع فاروق اعظم کاسوکی کے خطیب مولانا عبدالغفور حقانی (حالی) مولانا محمد عرفان مبلغ ختم نبوت شیخوپورہ، مولانا محمد صدیق طارق نے خطاب کیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ کے تبلیغی دورے

رپورٹ: مولانا غلام رسول دین پوری

سلانوالی:

جامع مسجد غلہ منڈی میں بعد از نماز عصر، جامع مسجد مدنی چوک میں بعد از نماز مغرب، جامع مسجد عمرؓ اسلام نگر میں بعد از نماز عشاء درس دیئے جن میں عقیدۂ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر مفصل گفتگو فرماتے ہوئے حاضرین وسامعین کرام کو فتنۂ قادیانیت سے روشناس کرایا اور ان سے لین دین، رشتہ داری، دوستانہ تعلق دیارانہ نہ رکھنے کا ازروئے شرع شریف حکم بتایا۔

چنیوٹ:

موضع وڈسیداں، موضع ڈھن ہرلاں اور میانہ کوٹ لاہور روڈ، ضلع چنیوٹ کے مذکورہ مقامات میں جلسہ عام میں خطاب کیا، جس میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور درپردہ کارروائیوں پر تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کیا اور اس فتنۂ عمیاء سے بچنے کی تلقین کی۔ نیز: لالیاں اور احمد نگر کے مختلف پروگراموں اور جلسوں میں شرکت کی اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی تقریر کی اور جامع مسجد کوٹ وساوا چناب نگر میں منعقدہ علماء کرام کے اجلاس میں تشریف لے گئے جس میں قادیانی فتنہ کے خلاف متحد ہوکر کام کرنے کی علماء کرام کو ترغیب دی۔ علاوہ ازیں ڈی سی او، ڈی پی او اور ڈی ایم اے چیف آفیسر ضلع چنیوٹ سے ملاقات کی اور انہیں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی خباثتوں سے مطلع کیا اور فرمایا کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

بورے شریف:

جامع مسجد بورے شریف میں منعقدہ سالانہ جلسہ میں تشریف لے گئے، جس میں عقیدۂ ختم نبوت، حیات مسیح ابن مریم، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر بیان کیا اور قادیانی باطل عقیدے کی تردید کا تفصیل سے اظہار کیا۔

چک تھرومہ:

ضلع چنیوٹ کے چک تھرومہ میں جلسہ سیرت النبیؐ میں شرکت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے مفصل گفتگو کی۔

جامعہ اسلامیہ امدادیہ ضلع چنیوٹ:

۸/ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۳/ فروری ۲۰۱۰ء بروز منگل جامعہ اسلامیہ امدادیہ ضلع چنیوٹ میں بسلسلہ تقسیم انعامات ایک پروگرام منعقد ہوا، جس میں ضلع بھر کے علماء بھی تھے، اس پروگرام میں مولانا غلام مصطفیٰ نے طلباء شرکاء پروگرام کو تحفظ عقیدۂ ختم نبوت تفصیل سے سمجھایا اور اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے واقعات اور ان کی بے مثال قربانیاں ان کے سامنے رکھیں، نیز طلبا کو علم حاصل کرنے کا شوق دلایا۔

جلسۂ سیرت النبیؐ چنیوٹ وفیصل آباد:

یکم مارچ ۲۰۱۰ء بروز پیر کوٹی ایم اے ہال ضلع چنیوٹ میں ڈی سی او اور ڈی پی او کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا، اسی طرح یکم مارچ کو پرانا ڈاکخانہ محلہ لاہوری گیٹ اور مصطفیٰ آباد گلی نمبر ۲ فیصل آباد میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا، جس میں مولانا موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، آپ کی سیرت طیبہ، آپ کی ختم نبوت پر تفصیلی بیانات کئے اور حاضرین کو محظوظ کیا۔

چنیوٹ میں اجلاس:

جامع مسجد نابلی والی میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے علماء کرام نے شرکت فرمائی، مولانا موصوف نے اس اجلاس میں قادیانیت کے خلاف متحد ہوکر کام کرنے کی فکر دلائی۔

بلدیہ ہال چنیوٹ میں خطاب:

۲/ مارچ بروز منگل بعد نماز ظہر بلدیہ ہال ضلع چنیوٹ میں سیرت النبیؐ کے عنوان پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا موصوف نے سیرت کے حوالے سے گفتگو فرماتے ہوئے آپؐ کے اخلاق عالیہ، حسن وجمال وغیرہ موضوعات پر بیان کیا۔

جامعہ طیبہ ضلع چنیوٹ میں خطاب:

۵/ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو جامعہ طیبہ ضلع چنیوٹ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت پر بیان کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مسلمانوں کو قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کا حکم دیا۔

تعزیتی اجلاس

صحبت سرائے روڈ سبی (نمائندہ خصوصی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سبی کے امیر حاجی محمد داؤد رند کی صدارت میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شہید ختم نبوت مفتی سعید احمد جلال پوری اور ان کے رفقاء کی شہادت کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ شہید کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کرکے تختہ دار پر لٹکایا جائے تاکہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہونے پائے۔ مولانا عطاء اللہ نے کہا کہ مولانا شہید نے اخبار ورسائل کے ذریعے عوام کی بھرپور خدمت کی ہے۔ مولانا عبدالحمید نے کہا کہ مفتی مرحوم کی شہادت نہ صرف ملک کا عظیم نقصان ہے بلکہ امت اسلامیہ کے لئے صدمہ کا باعث ہے، ایسے علماء مفتیان کرام بڑی مشکل سے پیدا ہوتے ہوئے، مفتی صاحب کی شہادت سے ہونے والا خلا کبھی پر نہ ہوگا۔ اجلاس میں مولانا محمد یحییٰ، مولانا اکرام اللہ، مولانا عبداللطیف، عبدالحئی رند، سید رشید شاہ اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سکھر

میں پیش کیا گیا خطبہ استقبالیہ و قراردادیں

مولانا قاضی احسان احمد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام! آج ۱۴/ مارچ ۲۰۱۰ء بروز اتوار سکھر شہر میں تاریخی مقام محمد بن قاسم پارک میں ہم سب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جمع ہیں، اسلامیان سندھ نے جس وارفتگی و والہانہ انداز میں اس کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کر کے کانفرنس کو ایک یادگار، مثالی اور تاریخ ساز بنادیا ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔

سامعین گرامی! عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اسلامیان سندھ کی مساعی جمیلہ اور گراں قدر خدمات سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہیں، درگاہ عالیہ راشدیہ قادریہ پیر جو گوٹھ، درگاہ عالیہ امروٹ شریف، درگاہ عالیہ ہالیجی شریف، درگاہ عالیہ بھرچونڈی شریف، درگاہ عالیہ، بیر شریف، درگاہ عالیہ جرار پور، درگاہ عالیہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین حضرات اور ان سے وابستہ حضرات متعلقین نے جس طرح اپنے اپنے دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا ہے وہ تاریخ کا سنہرا باب ہے، آج اسی تسلسل کا ایک مظہر ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس ہے۔

سامعین گرامی قدر! یہ وہی سکھر ہے جس کے مضافات یعنی ضلع خیر پور میں ایک قادیانی ملعون عبدالحق نے اہانت رسول کا جب ارتکاب کیا تو اس ضلع خیر پور کے ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور غازی حاجی محمد مالک نے اس کے ناپاک وجود سے اللہ رب العزت کی دھرتی کو پاک کر کے اسلامیان سندھ کا سر فخر سے بلند کیا، یہ وہی سکھر ہے جہاں ہر سال عظیم الشان سہ روزہ ختم نبوت آل پاکستان سطح پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں۔

مولانا سید ابوالحسنات قادری، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا لال حسین اختر، سید مظفر علی شمسی، جناب ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا عبدالحامد بدایونی اور دوسرے حضرات نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اسی سکھر سینٹرل جیل کی در و دیوار کو آباد کیا، یہ وہی کھر ہے جہاں منکرین ختم نبوت قادیانیوں نے ۱۹۸۲ء میں بم چلا کر مسجد منزل گاہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی پر قاتلانہ حملہ کیا، اس میں دو مسلمان شہید ہوئے، درجن بھر کے قریب شدید زخمی ہوئے ”جسے رب رکھے اسے کون چکھے“ کے مصداق حضرت مولانا محمد مراد صاحب کو منظر سے ہٹانے والے نامراد ہوئے، ان دشمنان منکرین ختم نبوت کے ظلم و ستم، تشدد و بربریت کے باوجود آج بھی ختم نبوت کا تحفظ پہلے سے زیادہ جوش و ولولے کے ساتھ جاری ہے، جس کا مظہر یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہے۔

حضرات گرامی قدر! بہت ناانصافی ہوگی اگر میں سندھ کے مرد مجاہد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف والوں کا تذکرہ نہ کروں، جن کی مجاہدانہ للکار نے قادیانیوں کی نیندیں حرام کردی تھیں، الحمدللہ! یہ سکھر وہی شہر ہے جہاں ہمیشہ تمام مکاتب فکر کی قیادت نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے باہمی اتفاق و اتحاد کے ساتھ اس عشق و مستی کے قافلے کو آگے بڑھایا۔

حضرات سامعین! آج اس وقت ملک عزیز کی صورت حال یہ ہے کہ قادیانی اور دیگر مرتدین و معاندین اسلام فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دے رہے ہیں، مسلمانوں کو باہمی دست و گریبان کرنے کے منصوبے بنارہے ہیں، غیر ملکی آقاؤں کے ایجنڈے کی تکمیل میں ملک عزیز کی سلامتی کو داؤ پر لگایا جارہا ہے، ان حالات میں ختم نبوت کانفرنس سکھر کا انعقاد عظیم الشان بھرپور حاضری تمام دینی قیادت کی بھرپور شرکت اس بات کا واضح اعلان ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ، ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی وطن عزیز کے استحکام و سلامتی، اتحاد بین المسلمین کے لئے نئے ولولہ اور جذبہ کے تحت کام کریں گے اور انشاء اللہ ثم انشاء اللہ اس مسئلہ کے تحفظ کے لئے آگے بڑھیں گے اس کانفرنس سے واپس

جائیں تو یہ جذبہ لے کر جائیں کہ ہم نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دن رات ایک کرنا ہے اور اس وقت تک اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے تا آنکہ قادیانی اسلام قبول کرلیں یا ان کا وجود حرف غلط کی طرح اپنے انجام کو پہنچ جائے۔

عوام سے اپیل ہے کہ وہ قادیانیت کا بائیکاٹ کریں اور علماء کرام سے استدعا ہے کہ وہ کم ازکم مہینہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے بیان کے لئے وقف کریں۔

حضرات گرامی! ایک بار پھر آپ سب حضرات کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔

حضرات! اختتام سے قبل بہت ہی دکھے دل کے ساتھ مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا عبدالغفور ندیم اور ان کے رفقاء کی شہادت پر اللہ رب العزت سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں پیش کردہ قراردادیں:

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت وقت سے بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پورے ملک میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں کا نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی لٹریچر جو خالصتاً کفر اور ارتداد پھیلا رہا ہے، اس پر پابندی لگائی جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی گروہ اسلام اور پاکستان کی مذہبی بنیادوں کو منہدم کرنے کی مذموم سازشیں کررہا ہے، اس لئے قادیانیوں کو فوری طور پر تمام سرکاری وغیر سرکاری کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، مولانا عبدالغفور ندیمؒ اور ان کے رفقاء کرام کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزادی جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں، ان ممالک کے سفیروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر انہیں ملک بدر کیا جائے اور حکومت پاکستان ان تمام ممالک سے اپنے سفیروں کو فوری طور پر واپس بلائے۔

☆......ملک عزیز پاکستان جن نازک حالات سے گزر رہا ہے، اس کے پیش نظر یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کے چیلے زید زمان المعروف زید حامد کو لگام دی جائے، جو ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور سرکاری تعلیمی اداروں کے ماحول کو مکدر کرنے پر تلا ہوا ہے، اس پر پابندی عائد کی جائے۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع شہری وضلعی انتظامیہ، قاسم پارک کے منتظمین اور دیگر تمام اداروں کا تہ دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد میں اپنے حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیتے ہوئے بھرپور تعاون کیا۔

☆......تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو اصلی حالت میں بحال کرتے وقت آئین میں شامل اسلامی دفعات، قادیانیوں سے متعلق ترامیم، قرارداد مقاصد قانون تحفظ ناموس رسالت کے تشخص کو ہر حال میں باقی رکھا جائے۔ کیا آپ کو یہ تمام قراردادیں منظور ہیں؟ جزاکم اللہ واحسن الجزاء ☆☆

زید حامد کو کھلا چیلنج

یوسف کذاب مدعی نبوت تھا، لاہور کی سیشن عدالت نے اس کی اپنی کیسٹوں، تحریروں اور گواہوں کی شہادت پر اس کو سزائے موت سنائی اور وہ جیل میں قتل ہوگیا۔

زید حامد چونکہ اس کا خلیفہ اور صحابی ہے، اس لئے وہ یوسف کذاب کو مظلوم اور سچا مسلمان مانتا ہے، ہم کہتے ہیں جس طرح یوسف کذاب جھوٹا تھا، اسی طرح زید حامد بھی اس کے عقائد ونظریات کا حامل ہونے کی بناپر جھوٹا ہے۔ مگر زید حامد اب تک اس کا انکار کرتا آیا ہے، ہم نے ڈیڑھ سال پہلے بھی اس کو چیلنج دیا تھا، آج پھر اس کو دہراتے ہیں کہ وہ جہاں چاہے ہم اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر اس نے ان عقائد سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے خلاف بھی اسی طرح قانونی کارروائی کریں گے جس طرح یوسف کذاب کے خلاف کی تھی، لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے بچیں۔

مولانا اللہ وسایا
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا سعید احمد جلال پوری
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی کا دفتر اور جامع مسجد
باب رحمت جہاں سے آپؒ نے
قادیانیت کا تعاقب کیا

دفتر ختم نبوت میں آپؒ کی نشست گاہ جہاں آپ تادم واپسیں تصنیف وتالیف فرماتے رہے

مولانا شہیدؒ کی تصانیف کا عکس